"Getting Sanctification Done": The Primacy of Narrative in Tim Keller's Exegetical Method

by Timothy F. Kauffman

کیوں جے اسیں جُثے وچ ٹُردے تے آں پر جُثے دے طور تے لڑدے نئیں۔ ایس لئی کہ ساڈی لڑائی دے ہتھیار جسمانی نئیں۔ بلکہ رب ولوں قادر آں کہ قلعیاں نوں ڈھا دیئے اسیں تصوراں نوں ڈھا دیندے آں۔ بلکہ اِک چنگیائی نوں جیہڑی رب دی پچھان دے خلاف کھلوندی اے۔ تے اسیں ہر اِک دھیان نوں قید کر کے مسیح دے تابع کر دیندے آں۔ اسیں تیار آں کہ جدوں تہاڈی فرمانبرداری پوری ہووے تے اسیں ہر طراں دی نافرمانی دا بدلہ لیئے۔

نمبر 3۔ حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی
ٹینیسی 37692۔ جنوری فروری 1983

ای میل: tjtriniyfound@oal.com
ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com
ٹیلی فون: 4237430199۔ فیکس۔ 4237432005

''پاک دَتے جان دا پورا ہونا'' ٹم کیلر دے شرعی طریقہ کار وچ تذکرے دی فضیلت

منجانب ٹیموتھی ایف۔ کاؤف مین

اُتھے ایونٹ گریڈ ایونجلیکل تہذیب وچ اِک بندہ اے، جیدا ناں گھریلو ناں اے، جیدیاں کتاباں گھر تے، دفتر وچ تے مسیحی دُکاناں دیاں الماریاں وچ ہر تھاں تے موجود نیں، جیدا حوالہ منبر اُتے، سنڈے سکول کلاسز وچ کلیسیائی غور و خوض اُتے، نویں رکنیت دیاں کلاساں وچ، گھریلو بائبل دے مطالعے وچ، فیلوشپ تے سائنس تے سیاسی تھنک ٹینک دے حلقے گروپ وچ دِتا جاندا اے۔ اوہدیاں کتاباں نوں مسیحی تے غیر مسیحی کتاب گھراں دوناں وچ ''کلک تے مورٹار'' تے اُتے والی شیلف اُتے رکھیا جاندا اے۔ ایہہ بندہ ٹم کیلر پریسباٹرین چرچ، پی سی اے، نیویارک سٹی وچ اے، جنھوں مشکل نال تعارف دی لوڑ پیندی اے۔ اوہدی ہمیشہ موجودگی، خوش گواری، ملنساری اوہدے سنن والیاں لئی مقبول بناندا اے۔ خواہ اے ویڈیو، یوٹیوب، آئی ٹیون، یاں نیویارک دے محدود نشست کے لئے ہووے۔ اوہ ذہین ہے، چنگا پڑھن والا تے چنگا مطالعہ کرن والا سی۔ جنھے گورڈن کون ول تھیالوجیکل سیمنری توں الٰہیات وچ اپنی ماسٹر ڈگری حاصل کیتی، اوہدی خدمت، شہر بہ شہر کفارہ، redeemercitytocity.com-issavvy دی چنگی پچھان ہوئی جیہڑی بین الاقوامی تے اندرونِ برِ اعظم، پیشہ ورسی۔ تے جیہڑی بالغ ڈیجیٹل نسل دی میڈیائی نقل پذیر رابطے دی فوقیت نوں قبضہ کرن لئی واضح اے۔

گزرے ہوئے پنج ورھیاں وچ، اوہ دوجیاں کتاباں دی نمائش کر چکیا اے، ویاہ دا معنی اے (2008)، سرف خدا (2008)، رب لئی وجہ (2008)، رب دی بناوٹ (2009)، حالی انصاف (2010)، حیاتی دے مطالعاتی گائیڈ وچ انجیل (2010)م، بادشاہ دی سولی (2011)، مرکزی کلیسیا (2012)، ہر چنگی کوشش (2012)، اپنی غفلت توں آزادی (2012)، ۔ تے بوہت حالیہ (اوہدی تحریر دے سمے) تہاڈے لئی گلتیوں

(2013)۔ اوہدے وائٹ پیپرز مساوی طور تے بے شمار نیں: ''انجیل دی مرکزیت'' (2001)۔ ''تخلیق، ارتقاء، تے مسیحی عام لوگ'' (2009)، اور ''پی سی اے دے بارے بوہت وڈا کیتا اے'' (2010)۔ اوہدا وسیع طور تے با اختیار طور تے حوالہ دِتا جاندا، تے کجھ جماعتاں نمونہ نیں یاں اپنی منسٹری تنظیم ہتوجہ، تے عملاں نوں اوہدی بنیاد تے منتقل کر دے نیں۔ ٹم کیلر، ظاہری طور تے بیان کرن لئی، سادہ طرح او نجلیکل اسٹیج تے بوہت زیادہ باثر شخصیت اے۔

ایہہ مصنف بوہت گھٹ کسے دا ساہمنا کردا اے، جیہڑا اوہنوں نئیں جاندا تے جنھے اوہدے مواد نوں نئیں پڑھیا ہوندا یاں سُنیا ہوندا۔ جدوں شخصیت تہذیب وچ بوہت سرایت کرن والی، غالب تے باثر ہوندی اے، ایہہ ہوسکدا اے ایہدے اُتے دوجی واری غور کیتا جاوے جیہڑا ایس انسان نے بنایا ہوندا اے، جیہڑا اوہنوں کجھ دا اے، جیہڑے اوہدے محرکات ہوندے نیں۔ فریم ورک کیہ اے۔ جیدے وسیلے اوہ اوہدے پیغام نوں وڈیا تے قائم کردا اے۔ تے ایہہ اصل وچ پیغام کیہ اے؟

ایہہ سوال گزشتہ دہائیاں توں ایس لکھاری لئی بوہت دباؤ پان والے نے، جیویں خود کیلر نے ایہنوں اصل کتاب وچ رکھیا۔

یہ سوالات گزشتہ دہائیوں سے اس مصنف کے لیے بہت دباؤ ڈالنے والے ہیں جیسے خود کیلر نے اسے اصل کتاب میں رکھا، واعظوں کو ابواب میں بدلا، واعظوں کے تسلسل کو کتابوں کی شکل دی، اور فلسفاتی چکر کو دستاویز کی شکل دی۔ یہ کوناں کوں کام کرتے رہے اور ابھی تک اُن کا مشورہ دوسوں اور جان پہچان والوں سے دیا جاتا ہے کیونکہ یہ اُن کی دلکش لہجہ کی وجہ سے ہے اور اُن کی ذہانتی شدت کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے وہ درحقیقت کنارے کو کاٹ رہتے ہوتے ہیں۔ بدقسمتی سے، کیلر کے کاموں میں یہ لائسنس کے نمونے کو دریافت کرنے کے لیے زیادہ وقت نہیں لگتا، وہ لائسنس جسے وہ اپنے لیے مقدور کرتا ہے جیسے اسے اُس کی غالب تذکرہ کی حمایت کے سلسلے میں قائم ہوتی ہے، خواہ یہ کچھ بھی ہو۔ یہ نمونہ خاص طور پر بے میل ہے کیونکہ کیلر کی اپنے سُننے والوں کے لیے ملامت کہ ہمیں ''عبارے کے لیے سچے بننا ہے، دھیان سے سُننا ہے جیسے ہم الہامی مصنف کے لیے بامعنی ہو سکتے ہیں۔'' نیچے دیے گئے حصے میں مثالیں یہ دکھاؤن گے، کہ اوہدی نصیحت آئین دی نسبت بوہتی اصلاح دے قابل اے۔

''سچائی کیہ اے؟'' (یوحنا 18:38)۔

رَب لئی سارے (ادراک) وچ، ٹم کیلر وضاحت کردا اے کہ اوہ کتاب لکھ رہیا اے ایہہ وکھان لئی کہ کیویں اوہنے ''لبرل'' تے دھاری شہر وچ اعتدال پسند یاں قدامت پسند'' کلیسیا کو لاگو کیا (xiii)۔ اُس کے ساتھ جو اُس کے ذہن میں ہے، یہ دیکھنا بہت آسان ہے کیوں اُس نے متی 21:31 کا اپنے مطالعہ کرنے والوں کو ایسا کہتے ہوئے حوالہ دیا کہ، ''یہ بائبل پر یقین رکھنے والی مذہبی تقرری ہے جس نے یسوع کو موت دی۔'' یہاں یسوع کے دور کی مذہبی نظام کا سانچہ فائدہ مند تھا، جیسے ''بائبل پر یقین کرنے والے'' اپنے لبرل اور کنارہ کش مطالعہ کرنے والوں کے لیے کرتے ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ متی 21:32، اس سے اگلی آیت، بیان کرتی ہے کہ، ''مذہبی منتظمین'' نے بالکل یقین نہ کیا، اور وہ یقیناً بائبل کو ماننے والے نہیں تھے (دیکھیے یوحنا 5:46)۔ کیا یہ ''بائبل کا یقین کرنے کے طور پر'' فریسیوں کا خاکہ کھینچنے کا ارادہ تھا؟ بیشک نہیں۔ نیا عہدنامہ بار بار اُن کی شبیہ کو دکھاتا ہے جنہوں نے غیر ایمانداروں کے طور پر یسوع کو رد کیا (یوحنا 8:45۔46، رومیوں 3:3، 10:21، 11:20، 1 تیمتھیس 1:13، 1 پطرس 2:7۔8)۔ لیکن اقتباس کا سیاق و سباق اور نئے عہد نامے کی با اصول گواہی کیلر کے لیے کوئی رکاوٹ نہ تھی جسے اپنی کتاب کے لیے تذکرہ کی ضرورت تھی۔

مسرف خدا میں، کیلر یہ دکھانا چاہتا تھا کہ کہ مسرف بیٹے کی تمثیل ''مسیحیت کے مخفی دل'' کی حامل ہے (xiii)، اور اچھی پیمائش کے لیے اس قول کا اضافہ کرتی ہے: ''اُن نشانات میں سے ایک جسے آپ یکتا طور پر قبضہ میں نہیں کر سکتے، انجیل کی طبعی فطرت یہ ہے کہ پُر یقین ہیں کہ آپ ایسا کرتے ہیں'' (xi)۔ اس موضوع کی نشاندہی کے لیے، وہ دوبارہ متی 21:31 کو استعمال کرتا ہے یہ دکھانے کے لیے یسوع کی تعلیم نے غیر مذہب والوں کو گرویدہ کیا جبکہ ''بائبل کے

ایمانداروں کو، اُس دور کے لوگوں کو ناراض کیا، جنہوں نے "کلام کا مطالعہ اور فرمانبرداری کی تھی" (مسرف خدا، 8، 15، 29۔30)۔ یہ اُس کے لیے بمشکل کوئی مسئلہ دکھائی دیتا ہے کہ یسوع نے اپنی دُلہن کو بیان کیا، نہ کہ فریسیوں کو، اُن بائبل پر ایمان رکھنے والے فرمانبرداروں کے طور پر جنہوں نے "خدا کے احکامات کو مانا، اور یسوع پر ایمان رکھا" (مکاشفہ 12: 17، 14: 12)۔ نئے عہدنامے کی یک رنگ گواہی یہ ہے کہ یسوع کو اُن لوگوں کی طرف سے نافرمانی اور بے اعتقادی سے رد کیا گیا۔ لیکن کیلر کو کتاب کے پیغام کو جاری رکھنے کے لیے تذکرے (کہانی) کی ضرورت تھی، اور اقتباس کا اصل سیاق و اسباق کوئی معاملہ ہونے کے طور پر دکھائی نہ دیا۔

کیلر تخلیق، ارتقاء، اور سیکی عام لوگ، (2009) حصہ 2، بائیولوگس فاؤنڈیشن بلاگ، 3 مارچ 2012 پر ارسال کردہ،
<biologos.org/blog/series/creation-evolution-laypeople-series>.
خدا کے لیے جواز، نیو یارک: پینگوئن گروپ (یو ایس اے)، انٹرنیشنل، 2008، 58۔59۔
مسرف خدا، نیو یارک: پینگوئن گروپ (یو ایس اے)، انٹرنیشنل، 2008، 8، 15، 29۔30۔

بناوٹی خداوں میں، کیلر کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ ہم جدت پسند دل کے بتوں سے آزمائے جاتے ہیں جیسے کہ "خوبصورتی، طاقت، پیسے اور ہدف حاصل کرنے سے" (xii)۔ بلاشبہ، ہم ہوتے ہیں۔ کیلر حزقی ایل 14: 3 کو یہ صلاح دینے کے لیے استعمال کرتا ہے کہ اسرائیل کے ایلڈر دل کے بتوں کے ساتھ جدوجہد کر رہے تھے، نہ کہ مادی بتوں کے ساتھ، وہ بلاشبہ اس سے آگاہ نہیں تھے، اور دیکھ نہیں سکتے تھے، اُن مادی بتوں کو جو اُن کے درمیان تھے:

حزقی ایل 14: 3 میں، خدا اسرائیل کے ایلڈروں کے بارے کہتا ہے، "یہ لوگ اپنے دلوں میں اپنے بہت بنا چکے ہیں۔" ہماری مانند، ایلڈروں کو اس الزام کا جواب دینا تھا، "بت؟ کونسے بُت؟ میں کسی بت کو نہیں دیکھتا"۔ خدا کہہ رہا تھا کہ انسانی دل اچھی چیزوں کو حاصل کرتے ہیں جیسے کہ کامیاب چال چلن، محبت، مادی مال اسباب، یہاں تک کہ خاندان، اور اُنہیں حتمی چیزوں کی طرف موڑتے ہیں۔ (بناوٹی دیوتا، خدا، xiv)۔

لیکن حزقی ایل 14: 3 کے دوسرے نصف حصہ صاف صاف بیان کرتا ہے کہ اُن کے بُت "اُن کے منہ کے سامنے" بالکل ساکت تھے۔ اسرائیلی "مصر کے بُتوں" سے دستبردار نہیں ہوئے تھے (20: 8)، اور اپنے بُتوں کو خوشبوؤں کی نذر چڑھا رہے تھے" جو اُن کی قربانیوں گاہوں کے اردگرد تھے، ہر بلند پہاڑ پر، سب پہاڑوں کی چوٹی پر، اور ہر سبز درخت کے نیچے، ہر گھنے بلوط کے درخت کے نیچے" وہ ایسا کرتے تھے (6: 3)۔ کون ممکنہ طور پر حزقی ایل پڑھ سکتا ہے اور پھر اسرائیل کے ایلڈروں کو ایسا کہتے ہوئے رکھ سکتا ہے کہ "بت" "کونسے بت" میں کسی بت کو نہیں دیکھتا"؟ لیکن حزقی ایل 14: 3 کا یہ واضح سیاق و اسباق کیلر کے تذکرے کے لیے پابند نہیں تھا۔ وہ دل کے بُتوں کے بارے لکھ رہا تھا، اور اس کا مقصد اسرائیل کے ایلڈروں کی جماعت کو پریشان اور ناواقف، جاہل ہونے کے طور پر تھا کہ وہ مادی شبیہوں کی عبادت کر رہے تھے۔

شادی کے معنی میں، کیلر نے شادی کے دفتر کے لیے کلام کے لاگو کرنے کو دیکھا، اُس نے "بائبل کی عبارات کو واضح طور پر پڑھنے" کے ساتھ ثابت قدم (جُڑا) رہا (16)۔ لیکن چار صفحات میں، کیلر پہلے ہی سے افسیوں 5: 32 میں پولس کے الفاظ کی تجدید کر چکا تھا، "یہ ایک عمیق بھید ہے"، جیسے اگر پولس بیان کر رہا تھا کہ شادی کا بندھن (تدوین) ایک بھید ہے:

یہ حیران کر دینے والا نہیں کہ افسیوں 5 میں شادی پر کی جانے والی پولس کی مشہور بات چیت میں صرف ایک فقرہ تھا جس سے بہت سے جوڑے 32 آیت میں منسلک ہو سکتے ہیں۔۔۔ بعض اوقات آپ بستر پر گرتے ہیں، ایک لمبے، کٹھن دن کے بعد جب آپ ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، آپ محض آہ بھر سکتے ہیں، "یہ بہت گہرا بھید ہے!" اُس وقت، آپ کی شادی ایک ناقابلِ حل معمہ دکھائی دیتی ہے، ایک گھبراہٹ جس میں آپ کھو جانے کو محسوس کرتے ہیں (شادی کا مطلب، 21)۔

بہر حال، سیاق و اسباق یہ ہے کہ پولس اپنی کلیسیا کے لیے مسیح کی الفت کا صاف صاف حوالہ پیش کر رہا ہے، یہ خاوند اور بیوی کے قانونی متحد ہونے کے بارے نہیں ہے۔

بناوٹی خدا: پیسے، سیکس، اور طاقت کے خالی وعدے، اور صرف اُمید جس سے فرق پڑتا ہے، نیو یارک: پینگوئن گروپ (یو ایس اے)، انٹرنیشنل، 2009، xiv۔
شادی کا مطلب، نیو یارک: پینگوئن گروپ (یو ایس اے)، انٹرنیشنل، 2011، 21۔

ریفارمز نے اس مقام پر روم کے ساتھ لڑائی کی، جیسے کیلون، یہ کہتے ہوئے دکھاتا ہے کہ ''کوئی انسان شادی پر بات کرنے کے طور پر اُسے سمجھ نہیں سکتا، افسیوں 5:32 میں، اس کی بجائے، یہ ایک ''گہرا بھید'' ہے یہ ''مسیح اور کلیسیا کے درمیان روحانی میلاپ'' ہے۔ یہ کیلر کے لیے پابندی نہیں تھا۔ جب وہ کتاب ''پابندی کی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا'' لکھ رہا تھا، تو اُس کے تذکرے (کہانی) کو ایسی آیت کی ضرورت تھی جس نے شادی کو ایک نا قابلِ حل بھید، سیاق و اسباق سے قطع نظر بنا دیا۔

ہم مثالوں کے ساتھ آگے سے آگے بڑھ سکتے ہیں، کیونکہ یہاں بہت سی ہیں۔ ہم ناقابلِ قیاس وقت بھی صَرف کر سکتے ہیں یہ دکھاتے ہوئے کہ ان غلطیوں کے باوجود، کیلر دراصل بہت سی چیزوں کو بیان کرتا ہے جو سچ ہیں۔ کہ مسیح نے منادی کی، ہم شادمان ہوتے ہیں، اور کیلر بہت سے موقعوں پر ایسا کرتا ہے۔ لیکن یہ سمجھنے کے لیے جس طول عرض کی کیلر اپنے کے لیے اجازت دیتا ہے، اُس کے لیے اُس کے لائسنس کے سیمپل سے بڑھ کر پیدا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ کیلر ایک ہے جو دوسروں کی آراء کو برخاست کرنے میں تیز ہے کیونکہ اُن کی آراء ''با اختیار ارادے'' کو بگاڑتی ہیں، یہ جاننا گراں قدر ہے کہ آیا کہ حفاظت کی ذمہ دارانہ فرائض کو پیش کرتا ہے جب وہ اپنے لیے ''با اختیار ارادہ'' کے ساتھ برتاو کر رہا ہوتا ہے۔

لکھاری کیہہ آکھن دی کوشش کر رہیا اے

ایس مضمون دا مقصد ایس معاملے دی ٹم کیلر دے خود انکشافات دی پرکھ کر دیاں ہویاں اوہدے گماں دے رائیں قیاس کرنا ایں۔ ایہہ کوئی نکا کم نہیں اے، جیسے کہ اُس کی تحریریں بہت با اثر ہیں۔ یہاں اُن سب پر نظرِ ثانی کرنا اور اُن کا تجزیہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ بہر حال، یہ ٹم کیلر کی بہت مددگار اور شاندار خلاصہ ہے جو اُس کے ذاتی فریم ورک کا ہے جو آئی ٹیونز ٹی ایم، سے دستیاب ہے، اور اس میں مندرجہ بالا تمام سوالات کے جوابات موجود ہیں۔

2008 میں، آئی ٹیونز نے ٹم کیلر اور ایڈ منڈ کلونی کی آڈیو کو پیش کیا (1917 - 2005) مسیح کی پوسٹ ماڈرن دُنیا میں منادی، 18 سیشن کورس جو پاسٹروں کو یہ ہدایت کرنے کے لیے تھے کہ ''بائبل کے ہر اقتباس سے'' مسیح کی منادی کیسے کرنی ہے (سیشن 1: تعارف، 0:0- 20:0- 25:0)۔

ایڈ کلونی ایک بہت مطالعہ کرنے والا ماہرِ الٰہیات تھا، جس نے ویٹن کالج (1939، 1966)، ویسٹ منسٹر تھیالوجیکل سیمنری (1942)، یال ڈاونٹی سکول (1944) سے ڈگریاں حاصل کی تھیں، اور 1966 سے 1984 تک ویسٹ منسٹر تھیالوجیکل سیمنری کے پہلے صدر کے طور پر خدمت کی۔ وہ بھی ایک با اثر لکھنے والا تھا، جو کہ منادی کے موضوع پر بہت سی کتابوں کا مصنف تھا، منادی اور بائبل کی الٰہیات (1961) اور پورے کلام میں سے مسیح کی منادی (2003) کو شامل کرتے ہوئے مصنف ہوا۔

کیلون، پولس کے گلتیوں اور افسیوں کے نام خطوط پر تبصرے، ریورنڈ ولیم پرنگل مترجم (ایڈن برگ: کیلون ٹرانسلیشن سوسائٹی، 1854)، 324-326۔ کیلر تخلیق، ارتقاء اور سیچی عام لوگ، حصہ 2۔
ایڈ منڈ کلونی اور ٹم کیلر، پوسٹ ماڈرن دُنیا میں مسیح کی منادی، ریفارمڈ تھیالوجیکل سیمنری، ستمبر 2008، سیشن 9: مسیح کو لاگو کرنا: زمین کی طرف واپس جانا حصہ دوم، 1:01:15-1:03:02 (آئی ٹیونز یو)۔

یہ لکھاری کو ہوسٹن، ٹیکساس میں کرائسٹ دی کنگ پریسبائٹرین چرچ (پی سی اے) میں اپنے دو سالہ پڑاو کے شروع پر ہی کلونی سے ملنے کا استحقاق

حاصل ہوا۔ ڈاکٹر کلوتی بہت ہی مہربان اور شریف اُستاد تھا جو میں بات چیت کے شاندار، خوش اندام انداز شامل تھے، اور یہ دونوں منبر پر اور روبرو تھے۔
کیلر اور کلوتی کی سیریز نے اکٹھے سکھایا اور یہ خاص کر سُننے کے لیے بہت قابلِ لطف ہے، جیسے وہ اپنے گفتگو کے سرگرم انداز میں سکھاتے ہیں، جس میں سوال وجوابات کے سیشنز ہوتے ہیں، معلوماتی اور بہت زیادہ زندہ دلی ہوتی ہے۔ خاص موقوں پر، ہدایت کار معرفتِ کلام اور پاسٹروں کے لیے مددگار ہدایات دیتے ہیں، جیسے کہ کلوتی کی کلام کا مطالعہ کرنے کی نصیحت جو ذاتی اخلاقی اصلاح کے لیے اور منادی کے اکیلے مقصد کے لیے نہیں ہے: ''منبر آپ کو کلام کے لیے مجبور نہ کرے، بلکہ کلام آپ کو منبر کے لیے مجبور کرے'' (سیشن 4 سوال جواب، 21:05۔14)، یا کیلر کی عبارت کے عزت میں ملامت جب منادی کی جائے: ''درحقیقت اُس کی تلاش کرنا جو مصنف کہنے کی کوشش کر رہا ہے'' (سیشن 3 سوال جواب، 6:30۔35)۔
کیونکہ کیلر نے اپنے طریقہ کار کو کلوتی سے سیکھا تھا، اُنہیں سُننا بہت معاون ہے جب وہ طالبِ علم اور معلم کے اپنے مخصوص کرداروں میں اپنے بات چیت کرتے ہیں، وہ ہمیشہ متفق نہیں ہوتے، اُن دونوں کی اپنی عمیق بصیرتیں ہوتی ہیں، اور کلاس روم کی جگہ ایک فورم مہیا کرتی ہے خاص طور پر صاف دلی کے غیر معمولی لمحات پر۔
اضافی سمجھ کے لیے یہ سیریز بہت مددگار ہے جس میں سے کیلر کی شرع دار طریقہ کار کی جڑ حاصل ہوتی ہے۔ یہ اُس کے محرکات کو سمجھنے کے لیے ایک شاندار ذریعہ ہے، اور درست طور پر اُسے جو اس کا عزت دار با اختیار ہونے، نظم وضبط ہونے جس کی جب مشق کی جاتی ہے تو اسے کلام کی عبارت پر کسی کے اپنے اعتقادات کو رکھنے کے لیے مجبور نہیں کیا جاتا اس پر توجہ دینے کا مطلب ہے۔
یہ کورس (بات چیت) مصنفانہ ارادے کی عزت پر زور دیتے ہوئے مددگار ثابت ہوتا ہے، اور وہ بار بار اسے پوری گفتگو میں (کورس میں) دہراتا ہے مثال کے طور پر ایسا کہتے ہوئے کہ، ''دیکھیے، ہم مصنفانہ ارادے پر بڑے ہیں'' (سیشن 15 سوال جواب، 11:55۔12:20)۔ کلاس میں بہت سی توجیہات بہت مسحور کن بھی ہیں، کیونکہ بہت سے طالبِ علم، ظاہری طور پر اُس کے طریقہ کا کے سکیپٹیکل تھے، وہی سوالات پوچھتے جنہیں خود مصنف رکھتا تھا۔
جو ہم پاتے ہیں جب ہم کیلر کے طریقہ کار کا مطالعہ کرتے ہیں یہ ہے کہ ''مصنفانہ نیت'' آہستہ آہستہ اُس کے تذکرے سے اپنی جگہ بناتی ہے، جب تک کہ ہم اُس مقام پر نہیں پہنچ جاتے جہاں ''مصنفانہ نیت'' بلاشبہ کلام کی اپنے کے لیے عبارت ہوتی ہے، جسے سوچ بچار اور افسانے کی تفصیلات کیساتھ بدل دیا جاتا ہے جو اُس کے تذکرے کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں، یہاں تک کہ اگر وہ عبارت کے ساتھ نہیں ہے۔ حتمی طور پر، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسیح کی بھیڑوں کی پاکیزگی (طہارت) سچائی سے جدا ہوتی ہے، اس کے با اثر ذرائع، اور یہاں سادہ طرح ''مصنفانہ ارادہ'' اور کیلر کے کلام کو کے اپنے سامعین کے جواب میں استعمال کے درمیان کوئی بقیہ تعلق نہیں رہتا۔

وَڈی کہانی داؤ کر مصنفانہ ارادے داتُرم وجاندا اے۔

سیریز وچ، ہدایت کار نے فوری طور تے مصنفانہ ارادے نال واپس جانا شروع کیتا اور اسے بہت ڈھیلے طور پر لاگو کرتے ہوئے اختتام پذیر کیا جو کہ کورس کے اختتام پر ہوا اس کا سادہ طرح کوئی معنی نہیں تھا۔ کلاس میں طالبِ علم ظاہری طور پر چوکس تھے اُس کلام سے بے وفائی کرنے کی طاقت سے اگر اُنہیں ہر عبارت سے ''مسیح کی منادی'' کرنے کا تقاضا کرنا ہوتا، درست طور پر کیونکہ یہ اپروچ اُنہیں ہر اقتباس کی ''روحانیت'' کے لیے قصوروار ٹھہرا سکتی تھی (سیشن 1 سوال وجواب، 50:15۔16:00)۔ کلوتی نے اس سوال کو سر پر چڑھالیا اور ایک بہت عیاں ہونے والی مثال کو پیش کیا:
اس سب کا انحصار اُس پر ہے جو آپ کے لیے روحانیت پر یقین رکھنے کا مطلب ہے۔ اگر آپ کا مطلب اُس کا سراغ لگاتا ہے جو اس ساری کہانی کے بارے میں، اور ان سب چھوٹی چھوٹی کہانیوں کو اس بڑی کہانی میں فٹ کرنا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ روحانیت پر یقین رکھنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ تفصیل سے بیان کرنا ہے۔ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ یہ درحقیقت کس بارے میں ہے۔ لہذا میں ''مسیح کو ڈھونڈنے کو روحانیت پر یقین رکھنے کے طور پر نہیں

دیکھتا۔ ایسا کہیے کہ آپ نوحہ کی کتاب میں سے منادی کر رہے ہیں۔ آپ اُسے کیسے روحانی بنائیں گے؟ آپ نے جانکنی پر غور کیا ہے، آپ نے تباہی کے رونے کو سُنا ہے۔ آپ کو آخر کار نوحہ کی کتاب میں سے صلیب پر سے مسیح کے چلانے کو سُننا ہے۔ جب آپ یہ دیکھتے ہیں، جب آپ یہ سُنتے ہیں، تو کیا یہ روحانیت ہے؟۔۔۔رونا کیا ہے؟ خدا کے لیے رونا، چلانا کیوں، کیوں، کیوں''؟ اور بیشک، یہ مسیح کا صلیب پر چلانا تھا۔ اور یہ آپ کو نوحہ کی کتاب کی گہرائیوں میں لے جاتا ہے (سیشن 1 سوال و جواب، 17:45-16:15)

ہمارے متاسف ہونے کا پہلا مقصد یہ ہے کہ نوحہ کی ساری کتاب کو ایک سادہ وجہ کے لیے صلیب پر سے مسیح کے چلانے کے طور پر پڑھا نہیں جا سکتا جس میں مصنف اپنی بغاوت کا اقرار کرتا ہے (نوحہ 1:20) اور یہ پہچان کرتا ہے کہ خدا ''میری ہڈیوں کو توڑ چکا ہے'' (نوحہ 3:40)۔ یہ تاریخی ناممکنات ہیں۔ یسوع صلیب سے اپنی 'بغاوت' کا اقرار نہیں کرتا، اور اور کلام یسوع کی ہڈیوں کے ٹوٹے جانے کے کسی امکان کا حکم نہیں دیتا (یوحنا 19:36)۔

نوحہ کی کتاب کے اِس مثال کے طور پر بعد کیلر کلونی کے طریقہ کار کی تصدیق کرتا ہے: ''کتنا بڑا اعتماد ہے، میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ کورس کا موضوع ہے۔'' (سیشن 1 سوال و جواب 17:50-17:45)۔ اُس نے جاری رکھا، اِس کو بڑھاتے ہوئے کہ مسیح کی منادی کا کورس بنیادی طور پر کس بارے ہے:

ایک چیز جو ایڈ کلونی نے مجھے سکھائی یہ ہے کہ، اگر آپ درحقیقت نئے عہدنامے کے مصنفین کو پُرانے عہدنامے کے استعمال کرنے کے طریقہ کار کی تلاش کرنے کیلیے جاتے ہیں، تو یہ بہت خوفزدہ کر دینے والا ہے۔ مثال کے طور پر، نئے عہدنامے کے مصنفین، عبرانی لکھاری اور نئے عہدنامے کی انجیل کے لکھاری، وہ زبوروں کا حوالہ دیں گے، وہ محض ایک زبور لیں گے اور وہ کہیں گے، ''جیسے یسوع نے کہا، جیسے بیٹے نے کہا۔۔۔'' آپ زبور پر واپس جاتے ہیں، اور آپ زبور پر غور کرتے ہیں، اور آپ مسیحائی حوالہ جات پر اوپر نیچے غور کرتے ہیں۔ کیا یہ شاہی زبور ہے؟ نہیں، نہیں۔ وہ کسی بھی چیز کا کسی حصے کا، مناجاتی کتاب کی شگاف یا کونے کا حوالہ دے سکتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ مسیح کے بارے ہے، یا یہاں تک کہ یہ مسیح کی دعا ہے، یا یہ مسیح کے بارے ہے۔۔۔(ایڈ نے مجھے سکھایا)؛ ''تُم جانتے ہیں، اگر آپ درحقیقت اِس پر غور کرتے ہو کہ کیسے نئے عہدنامے کے لکھاریوں نے پُرانے عہدنامے کو استعمال کیا تو آپ اِس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہاں 150 مسیحائی زبور ہیں۔' اب وہ چیز جو ہمیں نروس بناتی ہے یہ ہے، کہ کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہم کسی بھی چیز سے کچھ بھی حاصل کر سکتے ہیں؟ نہیں۔۔۔ لیکن میں محض اِس کا ادراک کرنا چاہتا ہوں کہ نئے عہدنامے کے مصنفین نے پُرانے عہدنامے کو ایسے مسیحائی انداز میں پڑھا کہ یہ آپ کی سانس لے لے۔ اور اسی لیے، اگر چہ یہاں ہمیشہ خطرہ ہے، میرا خیال ہے کہ ہمیں اُن کی پیروی کرنی ہے۔ ٹھیک ہے؟ لہذا یہ بقیہ سارا کورس کسی طرح اِس بارے بھی ہے۔ (سیشن 1 سوال و جواب 20:20 . 18:30)۔

مندرجہ بالا ذکر کردہ وجوہات کے لیے، ہمیں اِس کے لیے تامّل نہیں ہونا، مثال کے طور پر، یہ کہ زبور 51 مسیحائی ہے، کیونکہ داود اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے (زبور 51:1۔5)۔ اور گڑگڑاتا ہے، ''مجھے خوشی و خُرمی کی خبر سُنا تاکہ وہ ہڈیاں جو تُو نے توڑ ڈالی ہیں شادمان ہوں'' (زبور 51:8)۔ مسیح نے اپنے گناہوں کو اقرار نہیں کیا، اور اُس کی ہڈیاں نہ ٹوٹی تھیں اور نہ توڑی جا سکتی تھیں۔ یہ مثالیں کیلر کی غلطیوں کی نشاندہی کرتی ہیں، کیونکہ وہ کلونی کی حالت کو ایسا کہتے ہوئے تصدیق کرتا ہے کہ ''جب تک کہ آپ یسوع کے بارے ہر عبارت کو تفصیل سے بیان نہیں کرتے، آپ لوگوں کے لیے بائبل کے معنی کو بدل رہے ہوتے ہیں (سیشن 1: تعارف 19:10 . 19:00)۔ کیلون، جب زبور 72 کی تفصیل بیان کرتا ہے، وہ اِس اپروچ کو سرگرمی سے اعتراض کرتا ہے، یہ شکایت کرتے ہوئے کہ ہم عبارت اور تیرچ کی گواہی کی بے حرمتی کرتے ہیں جب ہم ہر آیت تک پہنچتے ہیں'' جیسے کہ یہ ہمارا مقصد ہو، خاص طور پر اُنہیں یسوع پر اُن چیزوں کے لیے لاگو کرتے ہوئے جو براہ راست اُس کا حوالہ نہیں دیتی ہیں۔''

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کیوں کیلون نے اعتراض کیا، اور کیسے تشریح و تاویل کے خطرے کو سچے طور پر پیش کیا جو ممکنہ طور پر مسیح کے بارے نہیں ہو سکتا جو واضح طور پر اُس کے بارے کہا گیا تھا۔ یہ ''روحانی نہیں ہے'' کلونی ہمیں اس کی یقین دہانی کراتا ہے۔ یہ ''مسیح کی تلاش'' کرنا ہے۔ اِس حوالے میں، اوویلیین اِس کورس کے ابتداء کو گھماتا ہے، ہم متنبہ کیا جاتا ہے کہ ہمیں نوحہ 3:40 اور زبور 51:8 کو صلیب سے مسیح کے چلانے کے طور پر نہیں دیکھنا، ہمیں

عبارت کے معنی کو بدلنا ہے۔

تاہم، کورس کے ابتدا ہی سے، کیلر کی اپروچ غیر مددگار کا ہلی کی نشاندہی کرنے کو عیاں کرتی ہے اُس منشور کے ساتھ کہ ہر ''چھوٹی کہانی'' یقیناً ''بڑی کہانی'' میں فٹ ہوتی ہے جو بیان کرنے والے کی جانب سے پہلے سے تذکرہ کرنے کا احاطہ کرتی ہے۔ الجھاؤ بہت ڈرامائی ہیں۔ جیسے ہم اسے بیان کریں گے، جب ایک بیان کرنے والا

کیلون کے تبصرے، والیم 10: زبور، حصہ 3 ترجمہ کردہ منجانب جان کنگ، (1847، 1850)۔

sacred-texts.com.

بیان کرنے والے کی جانب سے عبارت کو لاتا ہے، یہ اس کا ابر، اور اسے ظلمت کے ساتھ اختتام کرتا ہے، اس کے سیاق و اسباق کو غائب کرتے ہوئے اور اس کے معنی کو بدلتے ہوئے۔ اس طرح کلام تک رسائی سے، ہر اقتباس کے حقیقی معنی کو اس کا مطالعہ کیے بغیر جانا جا سکتا ہے، کیونکہ منادی کرنے والا پیشگی اسے جانتا ہے جو اس کا مطلب ہے، اور سب کچھ کو باقی بچتا ہے وہ اُسے اپنی کہانی یا تذکرے میں فٹ کر لیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کوئی ایک زمین کی انتہا تک منادی کر سکتا ہے، اور مسیح کی بھیڑوں سے اُن کے پیغام کو ہاتھ میں تھامے ہوئے ایسا کر سکتا ہے۔ یہ دراصل ''مصنفانہ ارادے'' کی مکمل تردید ہے یہاں تک کہ اگر کوئی اسی مکمل تصدیق کرتا ہے، اور یہ الفاظ کے مجموعہ کے لیے کلام کو کم کرتا ہے جسے آمیزش کیا جا سکتا ہے، بڑھایا جا سکتا ہے اور کسی بھی فوقیت والی معنی میں فٹ کرنے کے لیے اسے آراستہ کیا جا سکتا ہے۔

ایس فرمان (ترتیب) وچ پابندی

شکریہ کے ساتھ، طالبِ علموں میں سے ایک جس نے کلونی اور کیلر کی تشریح و تاویل کے خطرے کو دیکھا، اُنہیں دبایا کہ اسے کیسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ طالبِ علم نے ایسا کہتے ہوئے اعتراض کیا:

جس کے ساتھ میں ابھی تلک جدوجہد کر رہا ہوں، اور میں نے ڈاکٹر کلونی کے ساتھ اس کورس (بات چیت) کو کیا، دو سال قبل، آپ دونوں کے ساتھ، اور یہ ایک شاندار موقع تھا کہ میں مختلف طریقے سے مطالعہ اور منادی کرتا، لیکن ابھی تک، میں کنٹرول کے اس سوال پر غور کر رہا ہوں۔ کیونکہ نئے عہدنامے کے مصنفین نے پُرانے عہدنامے کو اس طرح بیان کیا، وہ اسے خدا کا کلام تحریر کرنے کے طور پر بیان کر رہے تھے۔ ہم خدا کے کلام کی منادی کر رہے ہیں۔ یہ ویسا نہیں ہے (سیشن 1 سوال و جواب، 26:10.26:55۔ اصل پر تاکید)۔

اس کے لیے، کیلر نے جواب دیا، ''تمہارا مطلب ہے کہ وہ الٰہی الہام شُدہ تھے، اور ہم سے زیادہ تر نہیں ہیں۔ لہٰذا تُم ابھی تک اس کنٹرول چیزوں کے بارے متاسف ہو؟'' اور پھر اسے کلونی کے سپرد کر دیا۔ ڈاکٹر کلونی نے پھر اس کنٹرول کے سوال کی وضاحت کرنے کی کوشش کی اُس طالبِ علم کے اطمینان کے لیے جو، اس بقیہ فکر کو رکھتا تھا کہ طریقہ کار کہاں سے راہنمائی کر سکتا تھا۔ کیلر متفق تھا: ''میں اس میں کچھ پابندی کا قیاس کرتا ہوں۔ کچھ پابندی ترتیب شُدہ ہے۔ کیونکہ اس مقام پر سُننے والے، یہاں تک کہ اور بے استعداد سُننے والے، ایسا کہنا شروع کریں گے کہ 'ایک منٹ انتظار کیجیے' اور یہ اُن کے ذہن میں شک ڈالے گا ہر اُس چیز کے لیے جو تُم نے کہی'' (سیشن 1 سوال و جوابت 29:10)۔

جو میں دیکھتا ہوں وہ اس کہانی میں اس خیال کو لاگو کرنا ہے کہ یہ بڑے بھائی کی ذمہ داری ہے کہ وہ چھوٹے بھائی کی تلاش کرے۔ یہاں یسوع کے کہانی بتانے میں کچھ بھی نہیں ہے، باپ کی اپنے بڑے بیٹے کو ملامت کرنے میں، یہاں کہانی میں کچھ بھی نہیں ہے جو ہمیں بتاتی ہے کہ یہ وہی تھا جو وہ کر رہا تھا۔ (سیشن 10 سوال و جواب: 40: 14 - 14:05)۔

طالبِ علم بالکل درست تھا کہ "بڑے بھائی کی چھوٹے بھائی کو تلاش کرنے کی ذمہ داری" ایک تمثیل نہیں ہے۔ لیکن کلوتی نے اصرار کیا کہ تذکرے نے اس کی تشریح سے اس کو مہیا کیا۔ کلوتی نے کہا، یسوع " درحقیقت وہی کر رہا ہے جو فریسی نہیں کر رہے تھے، اور وہ ایسا کرنے پر اُسے تنقید کا نشانہ بنا رہے تھے۔ وہ تلاش کرنے کے لیے اُس کی تنقید کر رہے تھے، اور تلاش کرنا وہ آخری چیز ہے جسے وہ کبھی اپنے ذہن میں نہیں رکھتے تھے، اور وہ کامل طور پر بڑے بھائی کی نمائندگی کر رہے تھے۔ میں اسے نہیں لا رہا اسی لیے یسوع نے کہانی بتائی" (سیشن 10 سوال و جواب: 15:15۔ 45: 15)۔

اسے دیکھنے کے لیے بہت تھوڑی کوشش درکار ہے کہ ننانوے بھیڑیں، نو مثقال اور بڑا بھائی لوقا 15 کی ان تینوں تمثیلوں میں فریسیوں اور کاتبوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس سرگرمی کے وہی درجے پر، کوئی ایک یہ دیکھ سکتا ہے کہ کھوئی ہوئی بھیڑ، کھویا ہوا سکہ اور چھوٹا بھائی یہ سب گنہگاروں اور محصول لینے والوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پھر ایک باعظمت اضافی کوشش کے ساتھ، کوئی ایک یہ دیکھ سکتا ہے کہ یسوع کی نمائندگی ایک چرواہے، عورت اور باپ کی طرف سے کی گئی، ہر ایک تسلسل میں، ہر ایک شادمان ہوتا ہے اُس کے لیے جسے وہ کھانے کے بعد پاتا ہے۔ یہ پھر طنز یہ ہے، جب کلوتی سکھا رہا تھا کہ کیسے مسیح کو ہر عبارت میں رکھنا ہے، وہ پہلے اُسے عبارت سے باہر کرنے کا انتظام کرتا ہے جو واضح طور پر اُس کے بارے ہے۔ آرڈ اپنی کہانی کے ساتھ، کلوتی سادہ طرح بیان کرتا ہے کہ یسوع نے آخری تمثیل میں اپنے آپ کو چھوڑ دیا اور اپنی جگہ فریسیوں کو داخل کر دیا:

دوبارہ بڑے بھائی پر غور کیجیے۔ وہ کیوں تصویر میں ہے؟۔۔۔ یسوع نے تیسری تمثیل میں کیا کیا، وہ اس کی طرف بڑھا، وہ اسے اپنے بارے بتا سکتا تھا۔۔۔ لیکن دیکھیے وہ تمثیل میں سے باہر نکلا اور فریسی کو رکھا، اس میں بڑے بھائی کو رکھا (سیشن 10 سوال و جواب، 00 :29)۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

متی 15:23 میں فریسیوں اور فقیہوں پر اپنے دُکھ کا اظہار کرتے ہوئے مسیح کی جانب سے تکرار ہے: "اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ ایک مرید کرنے کے لیے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مرید ہو چکتا ہے تو اُسے اپنے سے دونا جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو" ایڈز۔

\-\-\-\-\-\-

"آپ فریسیوں کے کارڈ بورڈ ساخت کو لیتے ہیں، اور آپ یسوع کو اس میں داخل ہونے دیں، اور آپ دیکھیں کہ کیسے تمثیل درحقیقت کام کرتی ہے" (سیشن 10 سوال و جواب، 20: 29 - 10 :29)۔ یہ اُس کے ذرائع کی وجہ سے تھا کہ کلوتی نے نتیجہ اخذ کیا کہ تمثیل کا مقصد یہ دکھانا تھا کہ چھوٹے بھائی کی تلاش کرنا بڑے بھائی کی ذمہ داری تھی۔ یہ کلام پر تذکرے (کہانی) کی فتح ہے۔ یہ کم مزاح کے ساتھ نہیں تھی، پھر، بعد کے سیشن میں، ایک اور طالبِ علم نے "جاہ عظمیٰ کے تذکرے" کے ساتھ ہاتھ بلند کیا جس نے یہ تجویز دی کہ شاید تمثیل کا مقصد یہ دکھانا تھا کہ "تمام برکتیں جو اسرائیل نے چھوٹے بھائی کو دی تھیں، کیونکہ اسرائیل نے اس میں آنے سے انکار کیا تھا" کیلر نے اس تشریح کو رد کیا کیونکہ وہ وطن سے دوری کے ساتھ غیر متفق تھا، اور کلو نے ٹی اس صاف جواب کے ساتھ شمولیت اختیار کی: "میرا نہیں خیال کہ یہ تمثیل میں ہے" (سیشن 11 سوال و جواب 11:40 -11:00)۔

مصنفانہ ارادے نوں نظر انداز کیتا جاسکدا اے

ایہہ مسرف بیٹے کے سوال و جواب میں اس مقام پر پیروی کی گئی ہے بالکل اسی بات چیت کی جس نے ظاہری طور پر گزشتہ سوال کو طالبِ علم کے ذہن میں بغیر حل کیے ڈالا گیا تھا۔ طالبِ علم نے ہدایت کار کی "بڑی کہانی کے تذکرے" سے فرق ہونے کی بھیک مانگی۔ "کس حد تک آپ اپنے آپ سے سوال پوچھتے ہیں، اچھا، کیا لوقا نے ایسا سوچا؟۔۔۔ کنٹرول کیا ہیں؟ (سیشن 11 سوال و جواب، 22: 13 . 54 :12، اصل پر تاکید)۔

یہاں، کلوتی آخر کار اور بہت صاف شفاف طور پر نرم ہوتا ہے، اور غیر معمولی طور پر ایک لمحے کے لیے صاف دل ہوتا ہے، پہچان کرتا ہے کہ چھوٹی کہانی کو بڑی کہانی میں فٹ کیا جائے، بعض اوقات منادی کرنے والے بھی "مصنفانہ ارادہ" کو ایک طرف رکھتے ہیں اُس نتیجہ کے ساتھ جو بقیہ کلام کے ساتھ یک رنگ ہوتا ہے:

آپ لوتا کی الٰہیات کو یہ دیکھنے کے لیے استعمال کرتے ہوئے بالکل درست ہیں جسے لوتا ہمیں اس اقتباس میں دیکھنے کے لیے کھینچ رہا ہے۔ اور ہوسکتا ہے یہ معاملہ ہے جہاں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ اُس سے باہر جاسکتے ہیں جسے لوتا جان بوجھ کر اُس سارے شرعی کلام کی اصطلاحات کے لیے ارادہ رکھتا تھا۔(سیشن 11 سوال و جواب 14:00 .13:25)۔

اِس تشریح و تاویل کے ساتھ، ہم کہہ سکتے ہیں کہ یوحنا3:16 میں سکھاتا ہے کہ ستارے چوتھے دن خلق کیے گئے (پیدائش 1:16)۔ اِس کی مداخلت غیر موزوں ہوسکتی ہے، نتیجہ" سارے شرعی کلام کے ساتھ" یک رنگ ہے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے جو یوحنا3: 16 درحقیقت کہتی ہے اگر اس کا مطلب جسے ہم حاصل کرتے ہیں اس کے ساتھ یک رنگ ہے؟ کہ یہ لچکدار تشریح و تاویل کیلر کی ہے اس کے ساتھ یہ اس مرقس 5: 21۔ 43 میں یائیر کہ کہانی کے حوالہ دینے کی طرف اشارہ کیا گیا۔ یائیر، کو یکل کا سردار تھا جس کی بیٹی موت کی حالت میں ہے، وہ ایمان کے ساتھ اور اپنی بے اُمیدی کے ساتھ یسوع تک رسائی حاصل کرتا ہے: "میری چھوٹی بیٹی مرنے کو ہے تُو آکر اپنے ہاتھ اُس پر رکھ تا کہ وہ اچھی ہو جائے اور زندہ رہے" (مرقس 5:23)۔ تھوڑے سے وقفے کے بعد، یائیر نے پھر یہ خبر پائی کہ اُس کی بیٹی پہلے سے ہی مرگئی تھی۔ یسوع کی اُس کے لیے ہدایات بہت سادہ اور واضح تھیں: خوف نہ کر، فقط اعتقاد رکھ۔" (مرقس 5: 36)۔

اِس عبارت کی فطرتی پڑھائی بالکل واضح ہے: یائیر کو ایمان رکھنا تھا، اور اپنے خوف کو ایک طرف رکھنا تھا، یسوع کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں جو اُسے دوبارہ زندہ کرنے کے قابل ہے۔ لیکن یہ ایسا نہیں ہے جیسے کیلر یائیر کا مسیح کے ساتھ سامنا کرنے کے بارے سکھاتا ہے۔ کیلر کے لیے، یسوع کا سادہ طرح مطلب ، اگرچہ سچ ہے، شاید اخلاقی طور پر لیا گیا ہو، لہٰذا وہ کہتا ہے کہ منادی کرنے والے کو "یسوع کو" کہانی میں رکھنے کی ضرورت ہے، ایسی کہانی جو پہلے ہی سے یسوع پر بھروسہ رکھنے کے بارے میں ہے یائیر کو باہر رکھتے اور یسوع کو واپس اُس کی جگہ پر رکھتے ہوئے۔ اِس عمل میں وہ بے کسی کی الجھن کو واضح عبارت میں متعارف کراتا ہے، اور اُس آزمائش کے خلاف خبردار کرتا ہے یہ سکھانے کے لیے کہ ہمیں بھی، یسوع پر بھروسہ رکھنا ہے جیسے یائیر نے رکھا: کل اس واعظ کے ساتھ جو مرقس 5 سے تھا۔۔۔ میں نے یہ کہنے کی کوشش کی کہ یہاں ایسے واعظ کی منادی کرنا آسان ہے، جیسے کہ" آپ کو مسیح پر بھروسہ رکھنا ہے، اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ کس کیے۔" اس کی بجائے کہ آپ یسوع کو اس میں رکھیں، اور اس پر غور کرتے ہوئے کہ یہ کیسے دکھائی دیتا ہے کیسے وہ ہمیں بچاتا ہے، اس کے ساتھ کہ وہ خود دعا کرتا ہے، اور سچے باپ کیطور پر قدم بڑھاتا ہے۔ وہ واقعی بات کا مقام حاصل کرتا ہے، ایسا کہتے ہوئے کہ" پیارے، یہ وقت اُٹھنے کا ہے۔" وہ اپنے آپ کو سچے والدین بننے کے لیے دکھاتا ہے۔ دوسرے والدین ایسی چیز نہیں کرسکتے، وہ سچا والدین ہے لیکن یہ اس لیے ہے کیونکہ صلیب پر اُس نے اپنے باپ کو کھودیا۔۔۔ آپ کو یسوع کو نئے عہدنامے میں رکھنا ہے۔ آپ کو اس کے بارے محتاط ہونا ہے کہ آپ کوئی مدارسی واعظ کی منادی نہیں کررہے ہیں۔ ایڈ کلونی نے مجھے دکھایا کہ سالوں قبل مسرف بیٹے کی تمثیل کے ساتھ کیا ہوا(سیشن 10 سوال و جواب 2:20-3:35)۔

اِس فرق سے، ہم غور کرتے ہیں کہ کیلر کا پہلو اگسٹین اور کیلون پر گم ہوگئی۔ اِس عبارت کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے، اگسٹین نے سادہ طرح لکھا کہ یسوع" نے زمین پر اُس میں کوئی قصور نہ پایا، بلکہ اُسے مضبوط ایمان کے لیے حوصلہ افزائی کی۔" (اگسٹین، اناجیل کے ساتھ ہم آہنگی، کتاب II: 28:66)۔ لہٰذا کیلون کے ساتھ: "اس انداز کے میں، صرف ایمان رکھنا، وہ اُسے اعتماد کے ساتھ نصیحت کرتا ہے، کیونکہ یہاں کوئی خوف نہیں کہ اُس کا ایمان خدا کی بے انتہا طاقت سے بڑھ کر شدید ہوگی۔" (کیلون، متی، مرقس، لوتا پر تبصرہ۔ والیم 1، مرقس 5: 36)۔ وہ بمشکل بے خطا تھے، لیکن اُن کی تشریح میں غلطی پانا مشکل ہے، جیسے یہ عبارت کی واضح طور پر پیروی کرتا ہے۔

اُن دو کے ساتھ فرق میں، کیلر تشریحی طریقہ کار دوستانہ تنبیہ ہے۔ عبارت یسوع کے اپنے آپ کو" سچے باپ" کے طور پر دکھانے کے لیے اس میں داخل ہونے کے بارے کچھ نہیں کہتی۔ متی اور لوتا کی اناجیل میں، یہ بالکل ویسے کے حالات تھے، جب یسوع نے رومی دولتمند کے ایمان کو سرفراز کیا تھا (متی

10:8،لوقا9:7) جس کی یہودی تقلید کر سکیں: "میں نے اتنا بڑا ایمان نہیں پایا نہیں، اسرائیل میں بھی نہیں۔" کیا ہمیں شادمان نہیں ہو جانا چاہیے کہ عبادت خانے کے سردار نے وہی ایمان پایا جو رومی دولتمند کے طور پر تھا؟ کیا ہمیں اُن دونوں کی تقلید کے لیے خوش نہیں ہونا چاہیے، جنہیں یسوع نے ایمان کے نمونے بنایا؟ بالکل نہیں! کیلر خبردار کرتا ہے کہ کوئی ایک محض "اکیلے ایمان" کے ساتھ جواب دے سکتا ہے، لیکن وہ ایسا شرعی طور پر کرتا ہے۔ اسے کیلر کے احساسِ جُرم سے اخذ کیا گیا ہے کہ کلام کی ہر آیت اُس کے تذکرے کے ساتھ فٹ ہوتی ہے، کہ "چھوٹی کہانی" کو زبردستی "بڑی کہانی" میں فٹ ہونا چاہیے اُس کے لیے جو یہ عبارت درحقیقت کہتی ہے۔ یسوع کی یائیر کے لیے "اعتقاد رکھنے" کا حکم کے لیے، کیلر کہتا ہے کہ "یسوع کی اپنی مثالیں اور تعلیم کو اُس بڑی تصویر میں یا آپ کے اخلاقی طور پر منادی کرنے میں رکھا گیا" (سیشن 4: مسیح کو لاگو کرنا، حصہ ا، 50 :41 - 40 :41)۔ جیسے کہ اوپر دیکھا جا سکتا ہے، یہ طریقہ کار عبارت کے معنی کو لبادہ پہناتا ہے اور اسے الجھن والے استعارے کو کفن پہناتا ہے۔ یسوع سادہ طرح نجات دہندہ کے کردار میں رہ رہا تھا، بیماروں کو شفا، اندھوں کو بینائی، کوڑھیوں کو پاک صاف کرنا اور مردوں کو زندہ کرتے ہوئے زندہ گزار رہا تھا (متی 11 :5لوقا7 :22) اور یائیر کو ایسے ہی اعتقاد رکھنے کے لیے مدعو کیا گیا تھا جیسے رومی دولتمند رکھتا تھا۔ یہ کھو جاتا ہے جب اس تحریف کو آراستہ کیا جاتا ہے اور ہدایت کے معنی کے لیے ضروری اور موزوں قیاس کیا جاتا ہے۔

شکریہ کے ساتھ، کلام میں ایک طالبِ علم نے اعتراض کیا، ایسا کہتے ہوئے کہ ہم اسے نہیں بھول سکتے کہ یہ خدا کا کام ہے، منادی کرنے والے کا نہیں کہ وہ سُننے والے کے دل کو کھولتا ہے، اور یہ کہ منادی کرنے والا سچائی کی منادی کر سکتا ہے، لیکن اگر خدا دل کو نہیں کھولتا تو سُننے والا نہیں سمجھے گا۔ یہاں سادہ طرح اسے آراستہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ طالبِ علم نے کیلر کی منت کی کہ وہ اس عبارت کو رکھے اور خدا کے کام پر بھروسہ رکھے: "فضل کے بارے کہانی بتایئے۔ یہ اخلاقیات کے نظام کی کہانی نہیں ہے۔" (سیشن 4 سوال و جواب، 12:40 - 12:00)۔ اس مقام پر، کیلر لحاتی طور پر ایسا کہتے ہوئے واپس آتا ہے کہ، "تُم ٹھیک ہو، تُم بالکل ٹھیک ہو۔ درحقیقت یہاں کوئی شک نہیں کہ جو آپ کہہ سکتے ہیں وہ بالکل ٹھیک ہے، اور اگر روح القدس اُن کے دل پر کام نہیں کر رہا ہے، وہ اسے (اخلاقی طور پر) سُنیں گے (سیشن 4 سوال و جواب، 55 :12 - 12:40)۔ لیکن دومنٹ کے اندر، وہ اپنے موضوع کی طرف لوٹا: "اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ سمجھنے کے لیے اور گڑ گڑانے کے لیے بیوقوف کی مانند کام نہیں کرتے" اگرچہ سُننے والا ہو سکتا ہے پیغام کو سُن رہا ہو (سیشن 4 سوال و جواب 45 :14 - 25 :14)۔ لیکن جیسا کہ ہم دیکھیں "گڑ گڑانا کرنے کے بیوقوفانہ طور پر کام کرنا، اُس عبارت کے آراستہ کرنے کا تقاضا کرتا ہے اور خاص موقع پر اسے ختم کر دیتا ہے۔

عبارت نوں سوچ وچار نال سوہنا کیتا جاسکدا اے۔

ایہہ رجحان کہ عبارت دی فیر تجدید کرنا تا کہ اسے کہانی میں فٹ کیا جا سکے یہ کورس میں سکھائے جانے کی تشریح و تاویل کا حصہ تھا۔ لہٰذا کہانی کی فوقیت کے ساتھ کلونی اطمینان بخش تھا جو اس عبارت کے لیے تھا، جسے اُس کی اُس نے درحقیقت تائید کی تھی جو کہ کچھ موقعوں پر تھی، جب اس عبارت کی منادی کی گئی کہانی کو عبارت کی بنیاد پر بتانا اسے پڑھنے سے بہتر ہے۔ اس کے لیے اُس نے کہا، عبارت کو لفظ بہ لفظ پڑھنے کی بجائے اس کو مزید وسیع کرنا بہتر ہے۔ لہٰذا یہ ڈاکٹر کلونی اور طالبِ علم کے درمیان نمایاں تبدیلی ہے جسے ہم یہاں کلام میں ظاہر کرتے ہوئے کم کرتے ہیں:

کہانی بتانے والا" اس مختصر حصے سوال و جواب کے سیشن 7 میں، ڈاکٹر کلونی اپنے خیالات کے ساتھ جو کلام کے لفظ بہ لفظ ہونے کے متعلق ہے اس بحث کو دور کرتا ہے۔ جو بمقابلہ کلام کی کہانی بتانے کے ساتھ ہے اور جو بہت موثر ہے۔"

طالبِ علم: "ڈاکٹر کلونی، میں مثال کے طور پر، آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ، آئیں کہتے ہیں کہ آپ سالانہ پُرانے عہدنامے کے حصے کی منادی کر رہے تھے۔ کیا آپ اسے کہانی بتانے کے لیے کھولیں گے، بجائے اسے لفظ بہ لفظ پڑھنے کے؟ کیا آپ نے کبھی ایسا کیا؟"

کلونی: ''او جی ہاں۔''

طالبِ علم: ''تے میں (ادراک توں وَدھ کے) دے بورے گل کر رہیا ہاں۔ موضوعی واعظ۔''

کلونی: ''جی ہاں۔''

طالبِ علم: ''اوہنوں دَسو۔''

کلونی: ''او یقیناً۔ ایہہ ہمیشہ اک چناؤ اے جنھوں میں ہمیشہ قیاس کردا ہاں۔''

طالبِ علم: ''تے اوہنوں لفظ بہ لفظ نہ پڑھنا۔''

کلونی: ''دیکھیے۔ اِس کا انحصار کہانی کی لمبائی پر ہے۔ اور اس کا انحصار عبادت کی ساری ساخت پر بھی ہے اور اس سب پر۔ اگر آپ منادی کرنے سے پہلے بائبل کا مطالعہ کرتے ہیں، تو یہ آپ کے واعظ کا حصہ بن سکتا ہے۔ میں نے اکثر یہ پایا کہ یہ مددگار ہوتا ہے، اچھا، جب میں یوسف کی کہانی کی منادی کر رہا تھا، گزرے ہوئے **محل تل**، میں درحقیقت خروج 37 باب کا مطالعہ کیا تھا۔ میں نے اسے پڑھا۔ لہذا آپ لوگوں کے سامنے کہانی کے حصے کو رکھ سکتے ہیں، اور اس کے بقیہ کو بتا سکتے ہیں، لمبائی کا مطلب یہاں بہت زیادہ ہے۔ بعض اوقات کہانی بہت جانی پہچانی ہوتی ہے، اور اسے زیادہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسے محض اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن آپ پھر بھی اسے دوبارہ بتا سکتے ہیں، اسے اس طرح بیان کیجیے کہ یہ بہت روشن ہے۔'' (سیشن 7 سوال و جواب 50 :1 - 0:00)، اصل پر تاکید)۔

یہ نمایاں منظوری ہے کہ اُس کے طریقہ کار کو استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ تقاضا نہیں کرتا، جو کہ کلام کی اصل عبارت ہے، کیونکہ کہانی کو بتانا اسے زیادہ روشن کر دے گا۔ اس مثال کے طور پر، ہم غور کرتے ہیں کہ کلونی نے مسرف بیٹے کی تمثیل کے ساتھ آگاہ تھا جو کہ بہت درخشاں تھی اور یہ اُس کے طریقہ کار کی وجہ سے تھا۔ اُس نے اس کے معنی کو بہت ناقابلِ قیاس طور پر اس کے ساخت کو پیش کرتے ہوئے باپ کی دولت کو بیان کیا جس نے اس حقیقت سے تمثیل کی خوبصورتی کو بڑھایا کہ باپ اُسی جگہ پر دو مرتبہ کیا، ایک مرتبہ مسرف بیٹے کے لیے اور دوسری مرتبہ بڑے بھائی کے لیے، اس کی کہانی نے اس حقیقت پر بھی زور دیا کہ بڑے بھائی کی پیشگی پہچان اُس کے لوقا 15:26 میں یہ پوچھے جانے سے ہوئی جب اُس نے پوچھا کہ ''ان چیزوں کا کیا مطلب تھا'' (سیشن 10: مسیح کے حصہ نمبر پانچ کی تشریح، مسرف بیٹے کی تمثیل 55 -20 :22)۔ بڑے بھائی کے بارے کہانیاں عیش و عشرت کے سبب کی پہچان ہیں، اور جس طرح باپ نے ہر ایک بیٹے کو خوش آمدید کہا، یہ تمثیل کو بہت درخشاں بناتا ہے۔

اُس کے دور میں، بی۔ بی۔ وارفیلڈ نے اسی تمثیل کی بدسلوکی کو دیکھا، اُن آدمیوں کے لیے کچھ بھی نہیں جنہوں نے مسیح کے الفاظ کا آراستہ کرنے کے لیے ان تفصیلات کو شامل کیا وہ درحقیقت مسیح کی منادی کی خدمت کو رد کر رہے تھے:

تمثیل میں سے انجیل کو باہر نکالنے کا احاطہ کرتے ہوئے، وہ سرگرمی کے ساتھ اسے اندر داخل کرنے کے کام کے لیے گئے۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ تبصرہ نگار تمثیل کو دوبارہ لکھ رہا تھا۔ وہ تمثیل کو تفصیل سے بیان نہیں کر رہا تھا جسے ہم رکھتے تھے، بلکہ ایک دوسری تمثیل بنا رہا تھا، فرق سبق کے ساتھ ایک فرق تمثیل۔

ہمارا خداوند، اپنی لطافت کے ساتھ اپنے مقصد کے لیے اس تمثیل کی ہر تفصیل کو اچھے طریقے سے اپنی جگہ رکھتا ہے، ہم یقینی ہو سکتے ہیں، کہ اُس نے کچھ بھی جو اس کا بہم پہنچانے کا مطلب تھا اُسے ختم کرنے کی ضرورت پیش نہ آنے دی۔ یہ کہ نمائش کرنے والے نے اسے یہ ثابت کرنے کے لیے ضروری محسوس کیا کہ اُس کا جھکاؤ تمثیل کو سکھانے کی جانب ہے۔

بلاشبہ، کلونی ''تمثیل کو سکھانے کے لیے کچھ بنانے کی طرف جھکا تھا'' جو کہ اصل میں شامل نہیں۔ اُس کے اس سچائی، جھوٹے پن، اور قیاس آرائی ناموزوں آمیزش کیلیے، کلونی نے پھر اس ناقابلِ سوال نصیحت کو شامل کیا کہ کیسے ''اسے حقیقی بنایا جائے'' اُن سننے والوں کے لیے جو ''کہانی کے لیے'' باضمیر ممکنہ اختتام پذیری کو نصب کرتے ہیں جو کہ کلام میں شامل نہیں ہیں۔

وار فیلڈ، بی۔ بی۔ (زبیانا نجات دہندہ: چیپل آف پرنسٹن تھیالوجیکل سمری میں دیے گئے واعظ "مسرف بیٹا" (نیو یارک: عوڈ اور ماڈ، 1913)، 11۔12۔

جس طرح آپ بہتر طور پر دھوکہ دیتے ہوئے کہہ سکتے ہیں، "پھر آپ کے ایسا کرنے کا کیا مقصد ہے؟ ہم نہیں جانتے، لیکن شاید، ایٹ سیٹرا۔" آپ یہ نہیں کہہ رہے کہ یہ عبارت ہے، بلکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ درحقیقت رونما ہوا۔ بس یہی سب کچھ ہے۔ آپ اس قسم کے مواد کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکتے ، اور آپ اس پر کوئی تعلیم (عقیدہ) قائم نہیں کر سکتے۔ بلکہ صرف چیزوں کی صلاح دے سکتے ہیں۔ صلاح دینے کی وجہ صرف یہ ہے کہ اسے حقیقی بنانا۔ یہ درحقیقت رونما ہوا۔ ہم تاریخ کے بارے بات کر رہے ہیں، یہ فرضی یا اس طرح کی کوئی اور چیز نہیں ہے۔ (سیشن 7 سوال وجواب، 3:05- 2:25)۔

اگلے سیشن میں، کیلر نے یہ قبول کیا کہ وہ وہی اپروچ کو استعمال کرنے سے پُرسکون ہے۔ ایک طالبِ علم نے اسے آراستہ کرنے کے استعمال کے لیے اعتراض کیا تھا کیونکہ کلام کو کافی ہونا چاہیے جب اسے مقدسین کے لیے پیش کیا جائے۔ کیلر، طالبِ علم کے محفوظ کرنے کے حق کی پہچان کر رہا ہے، اس کے باوجود اُس نے یہ وضاحت کی کہ یہ افسانہ ہے لیکن خوش نما تفصیلات کو پیغام میں آگے بڑھانے کے معاملے میں کلام کے تذکرے کے لیے شامل کیا جا سکتا ہے:

میں کلام کے کافی ہونے کے بعد متاسف ہوں، میرا بھائی یہاں ہے، آپ ایسا کہہ رہے تھے، لیکن یہاں وہ ایک جگہ جہاں ہولی وڈ نے ابرہام اور اضحاق کے ساتھ برتاؤ کیا۔ اور اس طرح مووی (فلم) کے اختتام پر، جہاں آپ جارج سی۔ سکاٹ ابرہام کا کردار ادا کر رہا تھا، اور وہ اپنے بیٹے کی قُربانی دینے کو تھا۔ اور اُنہوں نے جلدی سے بائبل کی عبارت کو بند کیا، لیکن ایک مقام پر جن اضحاق نے یہ محسوس کیا کہ وہ کیا کر رہا ہے، اُسے باندھ دیا گیا اور اُس کا باپ چھری لینے گیا، اور اضحاق ابرہام کو دیکھتا اور کہتا ہے، "کیا یہاں کچھ نہیں ہے وہ تیرے لیے کہہ نہیں سکتا؟" اور ابرہام نے سرگوشی کی، "کچھ نہیں" اور جی ہاں، یہ عبارت میں نہیں، لیکن یہ میرے لیے مشکل نہیں یہ دہرانا کہ جب میں کہانی بتا رہا ہوتا ہے، کیونکہ میرا خیال ہے کہ یہی وہ نقطہ ہے۔ (سیشن 8: مسیح کو لاگو کرنا حصہ III، نیچے زمین پر اُترنا حصہ I، 29:00-28:15)۔

ہم اس مختصر موقع کو حاصل کرتے ہیں یہ صلاح دینے کے لیے ایک طرح "اسے حقیقی" بنایا جائے، تا کہ اسے "بہتر طور پر سمجھا جائے،" اسے اس طرح پڑھا اور اُس کی عبارت کی منادی کی جائے جس طرح یہ بائبل میں موجود ہے، اس کی بجائے کہ اسے مزید "روشن" کیا جائے اُن تمام مقام منادی کرنے والوں "کہانی بتانے والوں اور" خوش نمائی کرنے والوں کے، بلکہ افسانوی گفتگو اور اس کا حاصل کلام کے اصل مواد میں سے ہو۔ واضح اور موجودہ خطرہ یہ ہے کہ "کہانی کے "مزید حقیقی" اور "مزید درخشاں" ورژن ہو سکتا ہے منادی کرنے والے کی کہانی کے ساتھ با اصول ہوں، لیکن یہ عبارت کے ساتھ یک رنگ نہیں ہیں۔ لیکن عبارت جسے پیش کیا گیا وہ کلونی کے لیے کافی نہیں تھی اور کیلر کے لیے کافی نہیں ہے، یہ حقیقت ہے جو مزید واضح بنتی ہے جب، ہم اسے اگلے سیشن میں دیکھیں گے، وہ احاطہ کرتا ہے کہ خدا کا کلام اچھے تذکرے میں ہوتا اور اسی لیے اسے خاص موقوں پر بھیڑ کی خاطر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

عبارت نوں ایس طریقے نال شامل کیتا جا سکدا اے

اسیں ویکھدے ہاں کہ کیلر دا سیب کلونی دے بوٹے نال نئیں گرا جب اُس نے "مسیح کو لاگو" کرنے پر اپنا لیکچر جاری رکھا" اور یہ ہر اُس عبارت سے تھا، جس کی اُس نے وضاحت کی تھی، جس کا مطلب ہے کہ عبارت کے حصے جو اُس کہانی کے ساتھ تضاد رکھتے ہیں اُنہیں چھوڑ دیئے جانے کی ضرورت ہے:

آستر کی کتاب اس کے ساتھ اختتام پذیر ہوتی ہے کہ (یہودی) قانونی حق کو حاصل کرتے ہیں اُن سب لوگوں کے لیے جو اُنہیں مارنے کی کوشش کر رہے تھے اور اُنہیں ذبح کرتے اور اُن کے روپے پیسے لے جاتے تھے۔ یہ آستر سے منادی کرنے کے ساتھ ایک دوسرا مسئلہ تھا۔۔۔ لہذا اگر آپ واقعی

آستر۔۔۔کی منادی کرنے جا رہے ہیں، آپ جانتے ہیں جو میں نے، نیویارک میں کیا، میں اسے کبھی باہر نہیں لایا۔میرا مطلب ہے،لوگ اپنی بائبلوں کے ساتھ چرچ نہیں آتے ہیں۔وہ اُس اقتباس کا مطالعہ کرتے ہیں جنہیں میں شائع کرتا ہوں،لہذا میں اسے نہیں لاؤنگا۔(سیشن 9:یسوع کو لاگو کرنا حصہ IV: نیچے زمین پر اُترنا حصہ II،1:01:15-1:03:02)

اِس لیکچر میں، دیو، کلاس کا ایک طالبِ علم،اُس نے اِس کی وضاحت کی درخواست کی۔کیلر نے اپنی نصیحت کو دہرایا، یہ وضاحت کرتے ہوئے کہ آستر کی کتاب پر دیے جانے والے واعظ اُس کے طریقہ کار پرفٹ نہیں ہوتے ہیں، اور اسی لیے انہیں کم سے کم رکھا جاتا ہے:

اگر میں آستر کی منادی کرنے جا رہا تھا،تو مجھے تین یا دو ہفتوں سے بڑھ کر نہیں لینے تھے۔کم از کم اپنی جماعت کے ساتھ اسے ایک حقیقی غلطی ہونا تھا۔ اور میں اس بارے پر یقین نہیں ہوں کہ اگر کتاب کو اچھی طرح توڑا جائے۔۔۔(اس کے لیے) آپ کو کسی چیز کا مطالعہ کرنا ہے۔یہ بہت لمبی نہیں ہوگی، دیو۔ لیکن آپ کو عبارت سے ساری کہانی کو بتانا ہے۔اُس عبارت کا انتخاب کیجیے جس میں آپ کہانی کے پہلے حصے کو بتا سکیں اور اس کے اقتدار کو بتا سکیں۔ دوسرے ہفتے، اُس عبارت کو تلاش کیجیے جو کہانی کے حل کو بتاتا ہے۔۔۔آپ درحقیقت عبارت کے ساتھ کہانی کے دوسرے مکمل حصے کو بتائیں گے، بجائے اُس آیت بہ آیت عبارت کو اور اُس عبارت اور اُس کی ساخت کو کھول کر بیان کیجیے (سیشن 9 سوال جواب،2:25 -40 :1 خاص تاکید)۔

کیلر ظاہری طور پر ایمان رکھتا ہے کہ، یہاں کلام کی اضافی سچائیاں ہیں جنہیں نئے لوگوں کو سننے کی ضرورت ہے، اور روحانی سچائیاں جن کا اُن کے لیے کوئی معنی نہیں، اور اُنہیں سننے کی اجازت نہیں۔یہ احاطہ کرنے کی حقیقت کہ کونسی سچائی کو بیان کرنے کا فیصلہ کیا جائے (وہ جو بائبل میں ہیں، بمقابلہ وہ جو بائبل سے باہر ہیں) یہ واضح طور پر اُس کی کہانی میں ہوں اور عبارت میں نہ ہوں۔اگر اُس کی بھیڑ کو سچائیوں کو سننے کی ضرورت ہے جسے کلام نہیں رکھتا،تو اُسے اُن میں کام کرنے کے طریقے کو پانے کی ضرورت ہے۔اگر اُس کی بھیڑ کو سچائیوں کو سننے کی ضرورت نہیں ہے جنہیں کلام رکھتا ہے،تو اُسے اُن سے باہر رہ کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔تاہم یہ تذکرہ ہے، نہ کہ کلام جو اُس طریقہ کار کو رائج کرتا ہے جو اپنے طالبِ علموں کے لیے تھوڑی سی بھی فکر کا سبب نہیں ہے، جیسے ہم اُنہیں واپس کیلر کے طریقہ کار کی طرف دھکیلتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

عبارت پریشانکرن والی تے گمراہ کرن والی اے۔

اتھے پڑھن والے لوکاں وچ وَدھدی ہوئی تے فہم دے لائق فکر سی جس میں اُنہیں خدا کے کلام کی بھیڑ کو فاقہ کشی کے لیے تربیت کرنا تھی۔کلام میں ایک طالبِ علم نے اِس صلاح کے بارے اپنی فکر کو بیان کیا کہ آستر کو دو واعظوں میں جے رہنا چاہیے، اور شاید محض ایک میں، اور اسے اصل عبارت کے حصے پر مشغول رہنا چاہیے۔طالبِ علم نے بہت معقول طور سے پوچھا،''کیا آپ واقعی ہمارے لوگوں کو خدا کی ساری صلاح دے رہے ہیں؟''(سیشن 9 سوال جواب 15:30 - 15:25)۔اگر کوئی ایک ابھی تک یقین رکھتا ہے کہ کیلر درحقیقت کسی اصل ''مصنفانہ ارادے'' کو تھامے ہوئے ہیں، تو اُس کا جواب یہاں اس معاملے کو سلجھا دے گا۔کیلر یہ یقین نہیں رکھتا کہ اصل لکھاری نے آستر کو دس ہفتوں سے زائد عرصہ کے لیے تفصیل سے بیان کیا تھا جس میں اُس نے غلہ کو ''گمراہی'' کے خطرے سے متعارف کرایا ہو:

اگر آپ مصنفانہ ارادہ میں ہیں،تو آپ کو اپنے آپ سے پوچھنا ہے،''کیا آستر کی کتاب کا لکھاری کسی سے یہ توقع رکھتا تھا کہ اس میں آیت بہ آیت جانے کے لیے دس ہفتے درکار ہیں؟''مجھے اس پر شک ہے۔یہ اُس پر انحصار کرتا ہے جہاں آپ کے لوگ ہیں۔۔۔کچھ کتابیں سامنے پیش کرنے کے لیے بہت مشکل ہیں جو شاید لوگوں کی گمراہی کے بغیر ہوں۔(سیشن 9 سوال جواب،00: 17 - 45 : 15)۔

بیشک، جب کلام کیلر کے تذکرے میں درست بیٹھتا ہے،تو وہ آیت بہ آیت وضاحت کے لیے اعتراضات نہیں کرتا۔درحقیقت، ایک سال اُس نے متی 26، 27 اور 28 پر آیت بہ آیت جانے کے لیے سات یا آٹھ ہفتے صَرف کیے (سیشن 9 سوال جواب 20 :24 -24:10)۔ہم اس سے خوش

ہوئے کہ اُس نے ایسا کیا، اور خوش ہوئے کہ پیشن آف کرائسٹ کیلر کے وقت کو واضح طور پر اُس کے اپنی مصنفانہ ارادہ کو بے حرمت کرنے کے قابل تھا، جبکہ متی، کیلر کی جملہ بندی کے لیے، غالباً کبھی توقع نہیں کی تھی، کہ کوئی ''اس کے لیے آیت بہ آیت جانے کے لیے آٹھ ہفتے لے۔'' لیکن جب کلام کیلر کی ''بڑی کہانی'' کے تذکرے میں فٹ نہیں بیٹھتا، تو وہ اسے سادہ طرح چھوڑنے میں آرام محسوس کرتا ہے جس میں وہ ''مصنفانہ ارادہ'' کو عزت بخشتا ہے، یا وہ کلام کے اقتباسات سے اپنی ناخواندہ اور غیر تربیت یافتہ جماعت کی حفاظت کرتا ہے جو ہو سکتا ہے اُنہیں پریشان کرے:

اُن کے پاس بائبلیں نہیں تھیں۔ اس کے باوجود، غیر مسیحیوں کے پاس بھی بائبلیں نہیں تھیں۔ لہذا اس کو شائع کیا جاتا تھا (چرچ بلٹن میں)۔ اور یہ بہت، بہت اچھی طرح کام کرتا تھا۔ یہ اُن عبارات سے بھی دور رہنے کا طریقہ کار تھا جنہیں آپ دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ یہ سچ ہے۔ میرا مطلب ہے، میں اُنہیں اُن کچھ عبارات سے پریشان کرنا نہیں چاہتا تھا جن کو مجھے اپنے واعظ میں شامل کرنے کا وقت نہیں تھا۔ لہذا میں یہاں رُکا اور اُنہوں نے اسے نہ رکھا (مطالعہ کرنا اور پوچھنا) ''ایک منٹ انتظار کیجیے، اس بارے کیا ہے؟'' وہ مجھ سے نہیں پوچھتے۔ (سیشن 13 سوال جواب، 9:33 - 9:10)۔

واضح طور پر یہ ایک تذکرہ ہے، اور یہ کلام نہیں ہے، جو اُس کا احاطہ کرتا ہے جو کیلر سکھاتا ہے۔ نمایاں طور پر، ہم سوچتے ہیں کہ کورس میں کیلر کا پہلا بیان کہ اُس کی تشریحات سے اُس کے غلہ سے کبھی سوال نہیں کیا جا سکتا: ''کیونکہ اُن کے لیے، ساری بائبل غیر شفاف ہے۔ وہ اسے کھولتے ہیں، اس سے کچھ سمجھ نہیں بنتی۔ یہ میرے لیے ساری یونانی ہے، وہ ایسا کہتے ہیں۔ اسی لیے کوئی بھی چیز جو میں کہتا ہے وہ اس کی وضاحت کرتی ہے، میں تشریح میں ہر چیز کو حاصل کرتا ہوں۔ یہ حقیقت کہ میں عبارت کے ساتھ جُڑی ہر چیز کو حاصل کر رہا ہوں یہ اُنہیں دھچکا دیتی ہے۔'' (سیشن 4 سوال جواب - 5:00 5:30) ہم مزید قابلِ رحم صورتِ حال کو جو اُس کی جماعت کے لیے اُس کا تصور نہیں کر سکتے، کہ اُنہیں کیلر کی نصیحتوں کے لیے بہت غیر مسلح اور بہت قابل مجروع ہونا چاہیے، وہ اس کے لیے زیادہ تربیت یافتہ نہیں ہیں۔ یہاں بیشک، اس مسئلے کے لیے آسان حل ہے، لیکن یہ اس کا تقاضا کرے گا کہ بھیڑ کو کلام میں بہتر طور پر ہدایت کی جائے، اور اُس چیز کے لیے جو کیلر خیال کرتا ہے ہو سکتا ہے وہ خطرناک اور گمراہ کرنے والی ہو۔ بلاشبہ یہ خطرناک ہو سکتی ہے، لیکن یقیناً اُن کے لیے نہیں۔

دُعا پاکی اے

جے اک پادری ایہہ بھروسہ رکھدا اے کہ بھیڑ دی پاکی سچیائی دے راہیں اے (اور سچائی کلام ہے، یوحنا 17:17)۔ تو ہم اسے کسی ایک کے لیے ناقابلِ عذر ہونے کے طور پر پا سکتے ہیں جو اس میں اپنی سپر تلاش کرتا ہے۔ لیکن کیلر کے معاملہ میں، یہاں اس کی نسبت سادہ وضاحت ہے کیلر یہ یقین رکھتا ہے کہ ایمان کے وسیلہ پاک قرار دیا جانا عبادت کے وسیلہ سے ہے۔ پھر اُس کی یہ مہربانی اُس کی بھیڑ کے لیے مسیح کی عبادت کرنے میں ہے جس وہ پاک قرار دیے جاتے ہیں۔ اگر پاکیزگی ایمان کے وسیلہ ہے (اور یہ ایسے ہی ہے) تو منادی کرنے والے کی عنایت سچائی کو جماعت میں داخل کرنے کے ساتھ ہو گی، اور سچائی کو تجویز کرنے میں بیان کیا جائے گا، جسے کیلر ''معلومات'' کے طور پر سراغ لگاتا ہے۔ لیکن جماعت کے لیے سچائی کو مہیا کرنا اُس کا بنیادی اعتراض نہیں ہے۔ اعتراض یہ ہے کہ وہ بھیڑ مسیح کا عبارت کے وسیلہ تجربہ کرے، اس کے بالحاظ معنی کو رکھتے ہوئے، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں:

اُن کے لیے ہر واعظ کا مقصد عبارت کے وسیلہ مسیح کا تجربہ کرنا ہے، لہذا سُننے والے اپنے دلوں میں خدا کی سمجھ کو رکھتے ہیں۔ ۔ ۔ آپ کبھی عبارت کے مقصد کو پورا نہیں کریں گے جب تک کہ آپ لوگوں کو مسیح کے وسیلہ خدا کے حضوری میں نہیں لاتے۔ اور اس کا متبادل معلومات مہیا کرنا ہے۔ (سیشن 1: تعارف، 5:00 - 5: 28)۔

ہم عاجزی کے ساتھ صلاح دیتے ہیں کہ اگر منادی کرنے والا لوگوں کی سوچ بچار، کہانی، آراستہ کرنے، بے ایمانی اور منائے جانے کے ساتھ خدا کی حضوری میں لاتا ہے، تو پھر اُن کی راہنمائی خدا کی حضوری میں نہیں ہوئی ہوتی ''کیونکہ باپ اُن کی تلاش کرتا ہے'' جو روح اور سچائی کے ساتھ اُس کی

عبادت کرتے ہیں (یوحنا4:23)۔ نہ کہ سوچ بچار کے کسی نمائشی تماشے کے ذریعے۔ پاکیزگی اُس وقت رونما ہوتی ہے جب بھیڑ یہ سیکھ لیتی ہے کہ خلیج فارس کا بادشاہ اُتنا پھیلتا ہے جتنا یونانی آنسلس (آستر 10:1۔2)، اِس کے ساتھ ساتھ جب وہ یہ سیکھتے ہیں کہ "ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک دو حصوں میں پھٹ گیا تھا" (متی 27:51)۔ دونوں بیانات منادی کرنے والے کے یسوع کو اس ایک میں رکھنے کے بغیر سچ ہیں۔ لیکن یہ وہ نہیں جسے کیلر پاکیزگی کے طور پر دیکھتا ہے۔ عبادت کے وسیلہ، "وہ اُسی جگہ پاکیزگی کو حاصل کرسکتا ہے" اور "اس کے بعد ہم پاکیزگی کو انجام دیتے ہیں:

میرا یقین ہے کہ آپ درحقیقت اُسی جگہ پاکیزگی کو حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔ کیونکہ اگر ایک شخص یہاں گہرے طور پر مسیح کی عبادت کر رہا ہوتا ہے، تو اسی طرح آپ کو کرنی ہے۔۔۔ عبادت میں درحقیقت بدن شامہ ہوتا ہے۔۔۔ کیسے میں دراصل مسیح کی عبادت کر رہا ہوں، میں دونوں عاجز اور بنانے والا ہوں۔۔۔ جیسے واعظ جاری رہتا ہے، اگر میں اُس طرح عبادت کر رہا ہوں جیسے میں منادی کر رہا ہوں، اور جیسے لوگ عبادت کر رہے ہیں جسے میں منادی کر رہا ہوں، تو اُسی جگہ پاکیزگی کو حاصل کر رہے ہونگے۔ (سیشن 9 سوال جواب، 13:10 -12:50, 8:30- 45 :6، اصل کی تاکید)۔

پھر پاکیزگی کو حاصل کرنے کا طریقہ، لوگوں کے عبادت کرنے سے ہے، اور اُن کے عبادت کرنے کے طریقے کو پانے سے اُنہیں بتانا کہ ہر عبارت مسیح کے بارے میں ہے، وہ بیان کرتا ہے،

یہ محض آپ کو یہ دکھانا ہے کہ کیسے عبارت مسیح کو عیاں کرتی ہے جسے آپ درحقیقت لوگوں کو دے رہے ہیں،" اور، "یہی ہے جو اس کا مطلب ہے"۔۔۔ یہ اُس وقت ہوتا ہے جب آپ لوگوں کو دکھاتے ہیں کہ یہ عبارت درحقیقت مسیح کے بارے میں ہے جس میں آپ کو لیکچر سے عبادت میں جانے کی ضرورت ہے۔ (سیشن 1: تعارف، 45 : 11 - 25: 11)۔

خدا کے فرزند اُس لیکچر سے جو "اخسویرس نے سمندر کے جزیروں پر خراج مقرر کرنے" دیا گیا موثر طور پر پاک قرار دیے جائیں گے (آستر 10:1)۔ پھر وہ ان حقیقتوں کی بنیاد پر عبادت کرنے کے وسیلہ پاک ٹھہرائے جائیں گے کہ یسوع چلایا" کہ صلیب پر سے "اُس نے میری ہڈیوں کو توڑا" اور یہ کہ اضحاق نے ابراہام سے چھید کردینے والا سوال پوچھا جب اُسے چھری کے نیچے ہونا تھا۔ سادہ طرح اسے کلام میں رکھا گیا ہے اور بعد میں نہیں، اور پاکیزگی کلام کے وسیلہ سے ہوتی ہے، نہ کہ آراستہ کرنے، متبادل، یا منائے جانے اور تبدیل کرنے سے۔ جیسا کہ ہم اسے بیان کر چکے ہیں، لوگوں کو یہ دکھاتے ہوئے کہ، "یہ عبارت درحقیقت مسیح کے بارے میں" تو کیسے کیلر یہ خیال کرتا ہے کہ پاکیزگی کو اُسی جگہ حاصل کیا جا سکتا ہے، اور عبارت جو درحقیقت مسیح کے بارے میں یہ اس نقطے کو ظاہر کرتی ہے۔ جب پاکیزگی کو سچائی سے الگ کیا جاتا ہے (جیسے یہ واضح طور پر کیلر کے ذہن میں ہے) تو پھر یہ اُس کی منطقی اپروچ کا اختتام ہوتا ہے۔۔ جیسا کہ ہم دیکھیں گے، کیا یہ پاکیزگی جھوٹ کے ساتھ انجام پا سکتی ہے، جتنا زیادہ جھوٹ کا نتیجہ عبادت میں ہوتا ہے، جس کے ساتھ پاکیزگی واقع ہو سکتی ہے۔

غلط الہیاتدے رائیں پاکی (پاک ٹھہرایا جانا)

کیلر دی مسیح دی سیریز دی منادی وچ طریقہ کار اوہدی کسے دلچسپ شئے وچ راہنمائی کر چکا ہے، اگر یہ عملی استدعات مضر ہیں۔ ایک سیشن میں، کیلر نے چھونے کی بجائے شخصی عکس کو لارڈ آف دی رنگ جو جے۔ آر۔ آر ٹولکن کی طرف سے تھا کو ہر واقعہ کی بنیاد پر منسلک کیا۔ کہانی میں اس مقام پر، جنگ میں ہوبٹ ایون کی طرفداری کرتا ہے کیونکہ، ہوبٹ محسوس کرتا ہے، کہ وہ بہت حسین، بہت خوبصورت ہے، اور اُنہیں اکیلے مرنا نہیں چاہیے۔ کیلر اس کے ساتھ متفق تھا کہ اُس کی شخصی مفہوم اُس الہیاتی نقطہ نظر سے غلط تھا۔ اس کے باوجود، اُس نے کہا، خدا نے اُس کی زندگی میں اچھے کاموں کے لیے محرک کو مہیا کرنے کے لیے جھوٹی الہیات کو استعمال کیا تھا، یہ کہ اُسے پاک ٹھہرانے کے لیے:

اب میں آپ سے چاہتا ہوں کہ آپ یہ جانیں کہ یہ بہت اہم طریقہ کار تھا جس سے خدا نے میری زندگی میں کام کیا۔ جب میں یسوع مسیح کو صلیب پر مرتے

دیکھتا ہوں، میں ایسے محسوس کرتا ہوں کہ وہ میرے لیے ایسا کرنے کا خواہاں تھا، اگر وہ ان تاریکی کے جباروں کے سامنے کھڑا ہونے کا خواہاں ہوتا، جو کسی اور سبب کے لیے نہیں تھا، تو پھر مجھے اُس کے ساتھ مرنے کی ضرورت تھی، مجھے اُس کے ساتھ کھڑے ہونے کی ضرورت تھی۔ اگر وہ ایسا میرے لیے کرتا، پھر مجھے اُس کے ساتھ کھڑے ہونے کی ضرورت تھی۔

میں جانتا ہوں کہ یہ الٰہیاتی حق نہیں ہے۔ یہ الٰہیاتی طور پر درست نہیں ہے۔ لیکن یہاں کچھ ہے جو مجھے کہا گیا کہ اگر اُسے میرے ساتھ جہنم میں جانا تھا، اور اگر میں اُس کے سامنے کھڑا ہو سکتا اور اُس کے ساتھ جہنم میں جا سکتا، تو مجھے جانا چاہیے (سیشن 8 سوال جواب، 4:50- 3:55)۔

اُس کی وصولی کے لیے، کیلر نے اصرار کیا کہ اُس کے سُننے والے ایون کی جرت سے اُس کے مفہوم کو استعمال نہیں کرتے جیسے واعظ میں بیان کیا گیا ہے، اور وہ بالکل درست ہے کہ یہ بری الٰہیات ہے۔ یسوع زمین پر اپنے ہم ذہن بھائیوں کو اُس کے ساتھ ہلاک کرنے کے لیے نہیں آیا تھا، بلکہ یسوع نے کہا کہ "اُسے رد کیا جائے گا" (لوقا 17:25)، اور "اور تُم اِس رات میری خاطر دُکھ اُٹھاؤ گے: کیونکہ لکھا ہے کہ، میں چرواہے کو ماروں گا، اور بھیڑیں بکھر جائیں گیں۔" (مرقس 14: 27)۔ لیکن یہاں کچھ سچائی کے ساتھ آیت ہے جسے کیلر بورڈ پر لانے کا خواہاں ہے: "اور تُم اِسی لیے بُلائے گئے ہو کیونکہ مسیح بھی تمہارے واسطے دُکھ اُٹھا کر تمہیں ایک نمونہ دے گیا تا کہ تُم اُس کے نقشِ قدم پر چلو۔ نہ اُس نے گناہ کیا نہ اُس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی۔" (1 پطرس 2: 21۔22)۔

ہمیں بلاشبہ اُس کے نقشِ قدم پر چلنے کے لیے بُلایا جاتا ہے، "پس ہر طرح کی بدخواہی اور سارے فریب اور ریاکاری، اور حسد اور ہر طرح کی بدگوئی کو دور کر کے،" کوئی چیز جسے روح خدا کی دی گئی خواہش کے وسیلہ انجام دیتا ہے جو وہ "خالص روحانی دودھ کے مشتاق رہنے اور اُس کے ذریعہ سے نجات حاصل کرنے والوں کے بڑھتے رہنے والوں کے لیے" دیتا ہے (1 پطرس 2: 1۔2)۔ اِسی طرح ہے کہ روح "پاکیزگی کو انجام دیتا ہے۔"

اب جیسے کیلر دعویٰ کرتا ہے کہ خدا اُس کی زندگی میں اُس کی ذاتی پاکیزگی کے لیے غلطی کا استعمال کرتا ہے، وہ اپنے واعظوں میں بھی غلطی کا ستعمال کرنے کے ذریعے پاکیزگی کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اسے بعد از اں کورس میں صاف طور پر جانتا ہے۔ مثال کے طور پر، جبکہ کیلر کچھ سی۔ ایس لوئیس کی ندامتوں کے ساتھ غیر متفق ہوتا ہے، وہ بہر حال اُن دلیلوں کو استعمال کرتا ہے کیونکہ، "یہ کئی لوگوں پر کام کرتی ہیں۔"

لوئیس اپنے شاندار آرمنیم طریقہ کار میں، جہنم کی آزادی کی قیمت کے طور پر دلیل پیش کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جہنم یہاں انسانی آزادی کی بڑی یادگیری ہے۔ یہ کہ اگر آپ درحقیقت اپنی زندگی کو شاہی اور ابدی طور پر کس لیں تو آپ کے پاس ایسا کرنے کی طاقت ہوگی۔ کچھ لوگ درحقیقت اسے پسند کرتے ہیں۔ یہاں کچھ لوگ ہیں جو انتہا پسندانہ انداز سے انسانی آزادی کے پابند ہوتے ہیں جسے میں استعمال کر سکتا ہوں، اگرچہ میں اس پر بھروسہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ ریفارمڈ نہیں ہے، یہاں ایسی چیزیں ہیں جنہیں لوئیس کہتا ہے جنہیں الٰہیاتی طور پر میں پسند نہیں کرتا، اور میں جانتا ہوں کہ یہ کئی لوگوں میں کام کرتا ہے، لہٰذا میں اسے استعمال کرتا ہوں (سیشن 13: مسیح کی ستائش حصہ ا، اُن کی دُنیا میں داخل ہونا حصہ II، 13:00- 12:15)، خاص تاکید)۔

یہ حوالہ اِس "مسیح کی ستائش" کے لیکچر سے ہے جو بہت واضح ہے، کیونکہ شفاف طور پر کیلر کی خدمت کی عملیت پر بیان کرتا ہے۔ عملیت جو اُس کی راہنمائی اس نتیجے کی طرف کرتی ہے کہ، پاک ٹھہرایا جانا سچائی کے علاوہ عبادت کے وسیلہ سے انجام پاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، مسیح کی بھیڑیں ستائش کے وسیلہ پاک ٹھہرائی جا سکتی ہیں خواہ اُن کی راہنمائی سچائی کے ساتھ اُس کی ستائش سے ہو یا نہ ہو۔ یہ ظاہری طور پر "تذکرے" کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے، جب کوئی ایک اس تاہل یا دکام کو پاکیزگی کے انجام پانے کے ساتھ حاصل کرتا ہے، خاص طور پر اگر بے ایمانی اُنہیں مسیح کی مزید خواہاں ہونے کے طور پر ستائش کے لیے حاصل کر سکے۔

کیہ رَب دا کلام پیغام اے یاں ایہہ راہ اے؟

آخر پر، کیلر کے فریم ورک کے بارے ہمارے سوالات کے لیے جواب یہ ہے کہ اُس کی ''مصنفانہ ارادہ'' کے لیے تعریف ،یا اس کے ساتھ جے رہنے کی ضرورت زوال پذیر ہوتی ہے اورلہر کی طرح چلتی ہے اور اس کا جھکاؤ اُس کے ذاتی تذکرے کی طرف ہے۔ سارا کلام کمہار کے ہاتھ میں چکنی مٹی کی مانند ہے جسے وہ شکل دیتا ہے اُس کام کے لیے جس کے لیے وہ اسے استعمال کرنا چاہتا ہے۔

مصنفانہ ارادہ بیان کردہ مخالفت کے خلاف آیت بہ آیت نمائش ہے جب یہ اُس کے ساتھ موزوں نہیں ہوتی، لیکن آیت بہ آیت کی ضرورت ہوتی ہے جب ایسا کیا جاتا ہے۔مصنفانہ ارادہ ظاہری طور پر تقاضا کرتا ہے کہ کچھ اقتباسات نکال دیے گئے ہیں،لیکن افسانوی سوچ بچار کے لیے اسے وسیع کرنے کی اجازت ہے جب کلام کافی طور پر اس نقطے کو بناتا ہے۔واضح طور پر، مصنفانہ ارادہ اورکلام خود کیلر کے تذکرے کے ماتحت ہیں۔

اِس کے باوجود، مسیح کی سیریز کی اُس کی منادی ایسے کاموں کے لیے، بھیڑ کی ہدایت کے لیے موزوں موقع کو مہیا کرتی ہے، یہ ایسی صورتیں ہیں جو کبھی اُس کے کاموں میں پیش کی جاتی ہیں، جب پولس نے اُفسس کی کلیسیا کو چھوڑا، اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ ''اب میں تُمہیں خدا اور اُس کے فضل کے سپرد کرتا ہوں جو تمہاری ترقی کر سکتا ہے، اورتمام مقدسین میں شریک کر کے میراث دے سکتا ہے۔'' (اعمال 20:32)۔مسیح کلیسیا کا سربراہ ہے، وہ اتحاد اور کلیسیا کی پاکیزگی کوروح اور اُس کے کلام کے سپرد کرتا ہے۔ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہے، اور ہمیشہ ایسا ہی ہوگا ایسا نہ ہو کہ کلیسیا کسی آزمائش کے مطیع ہو جائے اوروہ اسے ایک انسان کی شخصیت میں سے اس کے اتحاد میں سے نکال دے۔

اختتام میں، کیلون اُن کے لیے بہت سخت تنبیہ رکھتا ہے جو درحقیقت وہ کچھ کر رہے تھے جو کیلر کر رہا ہے، اور جو کلونی نے کیا:

۔۔۔یہ دُنیا ہمیشہ رکھتی ہے اور ہمیں اُس سوچ بچار کی فوقیت کو رکھے گی جو کہ تیز فہم دکھائی دیتی ہے، اُس ٹھوس تعلیم کے لیے۔۔۔کیونکہ بہت سی صدیوں سے کسے انسان نے چالاکی کا خیال نہیں کیا تھا جس میں مکاری چالاکی اور خدا کے مقدس کلام کو لطافت کے ساتھ تبدیل کرنے کی جرات کی ہو۔یہ بلاشبہ شیطان کا کرتب ہے کہ وہ کلام کے اختیار کو بگاڑ دے اور اس کے مطالعہ سے حاصل ہونے والے فوائد کو مٹا ڈالے۔۔۔وہ کہتے ہیں، کلام زرخیز ہے اور اس کے بہت سے معنی ہیں۔میں یہ قبول کرتا ہوں کہ کلام بہت لبریز ہے اور حکمت سے معمور ہے۔لیکن یہ انکار کرتا ہوں کہ اس کی زرخیزی بہت سے معنی پر مشتمل ہے جسے کوئی بھی اپنی خوشی کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔پھر، آئیں جانتے ہیں، کہ کلام کا سچا معنی قدرتی ہے اور سادہ ہے، اور اسے مکمل طور پر گلے لگائیں اور تھامے رہیں۔آئیں اسے شک کے ساتھ نظر انداز نہ کریں، بلکہ بہادری کے ساتھ اُس بے حد بگاڑ کو ایک طرف رکھیں، اُن کے لیے جو نمائش کا بہانہ بناتے ہیں جو ہمیں لغوی سمجھ سے دور رکھنے میں راہنمائی کرتا ہے۔(گلتیوں 4:22 پر تبصرہ)۔

پریسبائٹرین چرچ اِن امریکہ پر اپ ڈیٹ (پی سی اے)

سٹینڈنگ جیوڈیکل کمیٹی (ایس جے سی) آف پی سی اے نے اس شکایت پر کیے جانے والے اس کے فیصلہ کا انکار کیا جو پیفک نارتھویسٹ پریسبائٹرز کے خلاف لائی گئی تھی (پی این ڈبلیو) جوٹی ای پیٹر لیتھارٹ کے خلاف معاملہ پر تھی۔(لیتھارٹ اُن تمام الزامات میں سے بری تھا جو پی این ڈبلیو کی جانب سے فیڈرل وژن کی تعلیم کے لیے لگائے گئے تھے)۔ایس جے سی کی حکمرانی کو اس شکایت سے انکار کرنا تھا۔اُس کہ وجہ میں جس میں ایس جے سی نے بیان کیا کہ:

اس معاملے میں ہماری نظر ثانی ذاتی طور پر محدود ہے اُس معلومات کے لیے جسے اس خاص معاملے کے ساتھ برتاو کرنے میں قلمبند کرتے ہوئے قائم کیا گیا ۔تاہم، ہمارے فیصلے میں کچھ بھی یا وجہ پیش کرنے میں کچھ بھی نہیں جسے کسی بھی ''مکتبہ فکر'' پر پی سی اے میں، یا اس کے بغیر کسی بھی عدالت سے انکار کرنے کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ہماری نظر ثانی محض اس پر ہو سکتی ہے: (الف) آیا کہ شکایت کرنے والے نے یہ بیان کیا ہے کہ پریسبائٹری نے اس معاملے میں اپنے برتاو کرنے میں کسی دستور العمل غلطیوں کو سرزد کیا ہے، (ب)، آیا کہ شکایت کرنے والے نے یہ بیان کیا ہے کہ پریسبائٹری نے ٹی سی لیتھارٹ

کے نظریات کو غلط طور پر سمجھا، اور (پ) آیا کہ شکایت کرنے والے نے بیان کیا کہ لیتھارٹ کے نظریات تعلیمی نظام کے ساتھ تصادم رکھتے ہیں۔۔۔ آخر کار، ہم اس پر غور و خوص کرتے ہیں کہ اس فیصلے میں کچھ بھی نہیں ہے جسے مخاطب کرنے (یا کسی کے ساتھ جوڑنے) کے طور پر ٹی ای لیتھارٹ کے نظریات، تحریروں، تعلیمات یا اعلانات کے ساتھ مرتب کیا جانا چاہے۔ اس فیصلے کی بنیاد خاص معاملات پر ہے جو فرد جرم میں سر اٹھاتے ہیں اور معاملے کو قلمبند کرتے ہیں جسے انہیں آزمائش کے وقت قائم کیا گیا ہو۔ ہمارا نتیجہ سادہ طرح یہ ہے کہ نہ تو چالانِ عدالت (پیرو) نہ ہی شکایت کرنے والے نے یہ ثابت کیا کہ ٹی ای لیتھارٹ کے نظریات، جیسے انہیں آزمائش کے ساتھ جوڑا گیا یا اس کے علاوہ معاملے کے قلمبند کے جانے کے ساتھ شامل کیا گیا، وہ تعلیم (عقیدے) کے نظام کو بگاڑتے ہیں جو ویسٹ منسٹر معیارات کے حامل تھے۔ (خاص تاکید۔)

صفحہ نمبر 722 سے معاملے دی ضبطِ تحریر:

مقدمہ چلانوں والا: کیا یہ آپ کا نظریہ ہے جیسے کہ روح القدس کا اربن، مستقبل کے جلال کی پیشگی قیمت جو قابل دید کلیسیا کے تمام اراکین کو دی گئی وہ محض بپتسمہ یافتہ ہونے سے ہو سکتی ہے اور یہ قابل دید کلیسیا کے اُن اراکین سے کھو سکتی ہے جو بعد میں ارتداد کرتے ہیں۔

گواہ (لیتھارٹ) جی ہاں، میں، میں ہاں کہوں گا۔" (لیتھارٹ آزمائشی نقل، 190)

سوال: کیا آپ اپنی تحریروں میں سے بات کر رہے ہیں، عارضی، گناہوں کی عارضی معافی کی؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: کیا بپتسمہ واجبیت (اطمینان) بخشتا ہے اور اگر ایسا ہے تو آپ کی اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: جی ہاں۔ (لیتھارٹ ٹرائل ٹرانسکرپٹ، 223)۔

آپ ہو سکتا ہے اپنے ذاتی نتیجہ کو اخذ کریں جیسے آیا کہ ریکارڈ آف دی کیس رائے شدہ تھا یا نہیں یا یہ ایس جے سی کے فیصلہ میں نہیں تھا۔ الیانہ پریسبائٹری نے اسے جاے کے لیے بہت زیادہ سچا بنایا کہ ایس جے سی لیتھارٹ کے معاملے کو دوبارہ سُنیں، جس کا حصہ مندرجہ ذیل ہے:

جہاں، ایس جے سی نے اس کا احاطہ نہیں کیا خواہ یہ الزام اسے تھامے رکھنے کا مجرم ہے اور اُن تعلیمی نظریات کا جو اُس تعلیم کے نظام میں تصادم پیدا کرتا ہے جسے ویسٹ منسٹر معیارات میں سکھایا گیا تھا، اور یہ اُس شکایت کرنے والے کے بیان کرنے والے جھگڑے کی بجائے عدالت سے انکاری ہیں، جہاں پی سی اے کے فرمان کو لاگو کرنے اور اُس کو بیان کرنے کے فرض کو پورا کرنے میں ناکامی ہے جو اس کی بہترین قابلیتوں اور سمجھ پیش کرتی ہے (پی سی او 39۔4)۔۔۔

ایس لئی رہنوں حل کر دیاں ہویاں اتھے الیاہ پریسبائٹری 41 جنرل اسمبلی نوں ہور سچا بناوندی اے ایس ہدایت لئی سٹینڈنگ جوڈیشل کمیشن کیس 12۔05 نوں فیرسنن (آر ای گرولینڈ ہیڈ مین v۔ پیسفک نارتھویسٹ پریسبائٹری) جیڑا کہ پریسبائٹرین چرچ ان امریکہ دے قانون دے مطابق اے۔